



MG3
A13823

McGill University Libraries



3 101 521 333 E

(1669)

MG3

.A13823t

INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES

41147

★

McGILL
UNIVERSITY

MOONIS BOOK DEPOT

A House for Rare Books & manuscripts
SOTHA ST; BADAUN. U. P. INDIA.

2/ =

2124112

Abd. ... Rahmān Khān

4 Talif fī asbat-i takhīf

بحر فون لکرم عن ضد ولسو خطا ماما ذکر و

درین زمان هایت بنیان تالیف شریف تصنیف لطیف ساله تخی



از نتایج طبع و قلم مخزن عدل و ساد و زبان خایع لوی محمد عبدالرحمن صاحب طبع

در مطبع فاروقی دلی استام محمد معظم طبع

لفظی کی یہی کتاب گورہ میں ہو میں دیکھا خطیہ بنی زعم میں کرتی ہیں
 اور چند باتیں اور خلاف میں تقیم کی کتاب کو میں بابتساب نمکی
 جانب اہل اسلام لکھتی ہیں ہندو ضعیف نے دیکھا کہ کتاب کو میں کثر
 امور خلاف مذہب عقیدت اہل اسلام مندرج ہوئی ہیں اور جو
 سندین اور دلیلین کہ بحوالہ کتاب اہل اسلام مولف موصوف نے مندرج
 کتاب کو کی کی ہیں اوس میں خود تحریف کر کے پوری نقل
 اوسکی نہیں کی اکثر جگہ پر گہا دیا ہے اور جگہ راو میں سی مفید مطلب
 اپنی دیکھا اوس قدر کڑھ اوسکا لکھ دیا اور جا بجا اپنی طرف سے پڑا دیا چونکہ
 شایع ہوئی کتاب کو رے بڑا فتور تھا لہذا بفحوائے حدیث
 اسکاکت عن الحق شیطان اخرس مبادرت واسطے تحریر اس عجالتاً
 کے کیا اللہم قبل ہذہ المسلمۃ الاولی تصنیف تالیف تفسیر
 وانجیل کتاب ضعیف مذہب اہل سنت و جماعت کی روایتی نہیں
 اجواب ناجائز ہی جمعا جمیعاً علیٰ قرآنہ الکتب ضعیفہ و کتابہا

یہی حق شیطان گزشتہ ہے

یہاں سے قبل اس کتاب کو

و تندیب نیز کند ایشانرا در همه چیز شاید که رست می گفته باشند
 زیرا که تورات در اصل حق و صدق است و لیکن ایشان بعض
 مواضع تحریفها کرده و تغییر داده اند پس در هر چه نقل کنند
 صدق و کذب محتمل است و قولوا امنا بالله و ما انزل لنا و کونوا
 بطریق اجمال میان آوردیم بخدا و چیزی که فرود آورده شده است
 بسوی ما الایه تا آخر آیت تا آنجا که فرموده است و ما اوتی
 موسی و عیسی و راه البخاری و عمنه و هم از ابوهریره است قال
 رسول الله صلی الله علیه و سلم کفی بالمرکذ بالسنه است مروا
 از روی دروغ گفتن آن یحیث بکل ماسع اینکه حدیث کند
 و بگوید هر چیز را که شنیده است یعنی اگر کسی هیچ دروغ نگوید
 هر چه بشنود بی تحقیق و تفتیش روایت کند همین قدر بس است
 و دروغ گفتن زیرا که هر کس حال این بود البته دروغ افتد چه عاب
 آن است که همه آنچه شنیده است رست نخواهد بود و مقصود

این حدیث را در بعضی کتب
 از ابوهریره روایت کرده اند
 و در بعضی کتب از ابوهریره روایت کرده اند

این حدیث را در بعضی کتب
 از ابوهریره روایت کرده اند
 و در بعضی کتب از ابوهریره روایت کرده اند

زجر و منع است از تحدیث بچیزی کہ معلوم نیست صدق آن رواہ مسلم
 و در بعض نسخ رواہ البخاری و در جامع الاصول این حدیث را در
 باب الکذب از مسلم و ابی داؤد آورده و اللہ علم ترجمہ شکوہ
 شریف از شاہ عبدالحق دہلوی ۱۲ پیمان پر شرح و ترجمہ
 اس حدیث شریف کا ہمہی لکھا ہی وجہ لکھنی کی او سکی یہ ہے کہ
 مفسر موصوف مقدمہ تاسعہ کی صفحہ ۱۵۷ میں قلمی فرماتی ہیں
 کہ ہماری مذہب میں یہ ہی کہ جب تک بخوبی صحت نہ ہو جاوی
 اس وقت تک ترجموں کی نہ تصدیق کرنی چاہیئے اور نہ تکذیب
 کرنی چاہیئے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ جو کچھ خدائی اوتارا ہے اوپر
 ہم ایمان رکھتے ہیں بعد اس تحریر کے صفحہ ۱۵۸ میں اس
 حدیث کو بخاری شریف کی واسطے اثبات و عا اپنے کے
 نقل کر کے سند لائی ہیں مجھ کو ایسے اجتہاد طبع زاد و
 جرات و جہازت بی بنیاد مفسر موصوف پر بڑا تعجب ہوتا ہے

کیونکہ وجہ عدم تصدیق و تکذیب انکی قول کی بوجہ احتمال نقل کرنی
 کلام محرف و غیر محرف توریتہ اور بخیل کے اور ہونی انکی اہل خلیات
 ہی نہ یہ کہ اصل زبان سی ماہرین تہی شاید ترجموں میں غلطی کرتے
 ہونگے اسوجہ سی تصدیق و تکذیب انکی ترجمہ کی سبب وجہ تک
 اصل زبان توریت بخیل کی جس زبان میں نازل ہوئی ہی مہارت
 تامہ حاصل نہ کر لویہ تفہیم معنی و ثبوت مدعا حدیث مذکور کے خلاف
 بیان محدثین کی ہی و طرفہ یہ ہی کہ باوجودیکہ حدیث میں قرات
 انکی توریت کو عبرانی میں کرنا اور تفسیر اسکی عربی میں مذکور ہے
 اس سی ماہر ہونا اونکا دونوں زبان میں ثابت ہی اوسے مفسر
 موصوف فی خیال نہیں فرمایا قطع نظر اس سی اگر یہ بیان مفسر
 موصوف کا صحیح ہے تو غالباً حضرت مفسر کو مہارت زبان عبرانی
 و سریانی وغیرہ کے جس زبان میں کتاب ضیہ نازل
 ہوئی میں نہوگی پہر یہ تفسیر انکی انکی نزدیک وہی جو شاخص

علم دین سے جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 لکھیں کہ جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 سنائیں کہ جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 اُن کی باتوں سے اُن کو نصرت ہوگی
 جس کے لیے وہ دعا کرتے ہیں
 اور جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی

کہ اصل زبان سی ماہرین میں تصدیق و تکذیب کی کیونکر کریں
 پس اس وجہ سے تفسیر کوئی انکی بیفائدہ ٹہری قابل اعتماد کے
 باقی نہ رہی **عمر** جابر بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین آتا ہ عمر
 فقال انا لسمع احادیث من یہود تعجبنا اقرمی ان نکتب
 بعضہا فقال اتہو کون انتم کما تہوکت الیہود والنصارى لقد
 جئکم بیضاء نقیة ولو کان موسیٰ حیاً ما وسعہ الا اتباعی
 رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان **عمر** جابر بن عمر بن الخطاب
 رضی اللہ عنہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسخنہ من التورۃ
 فقال یا رسول اللہ ہذہ نسخۃ من التورۃ فسکت فجل
 یقرأ وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فقال ابوبکر
 لعلک الشواکل ماتری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعوذ
 باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ ضیاً باللہ رباً وبالاسلام

میں بعض اوقات یہ بھی
 فرمایا کہ جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 جیسا کہ میں نے پہلے
 لکھا ہے کہ جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 اور جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 لکھیں کہ جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 سنائیں کہ جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 اُن کی باتوں سے اُن کو نصرت ہوگی
 جس کے لیے وہ دعا کرتے ہیں
 اور جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی

یہاں پر جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 لکھیں کہ جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 سنائیں کہ جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی
 اُن کی باتوں سے اُن کو نصرت ہوگی
 جس کے لیے وہ دعا کرتے ہیں
 اور جو کچھ کہیں ہوگا اس کی تائید ہوگی

اور نہ متواتر ملاقات
 کے لیے خاص تخیل کے لیے
 علی کہ تم دو ایسے شاعر
 ہمارے ہیں کہ ہر شاعر
 دیکھ کر بھی ان سے شکست
 کھے جو ہر شاعر کا
 تابع ہیں تا کہ وہ کسی
 کے کہ ان کے لیے نہیں

ہوں اور ہر ایک سے اس کی طرف سے
 اپنے تمام خیرات سے جلد و دین
 علم کا ہی اور وہ سب عالمی ہے
 لیکن جس کے ہاتھ میں یہ ہے
 کہ توں کو عرف کے لئے اس
 کیا ہے یہ کہیں کی کہیں ہے
 غیر الخدی ۱۷

[illegible]

اهل الكتاب من الكفرة لانهم شهرون في ذلك لاثبت كتابهم لانه
 ثبت تحريف بعضهم كتبهم ولا اثبت بقول من سلم منهم لانه تلقن في كتاب
 من كتابهم او سمع من جماعتهم حتى عرفت موضع المسئلة فنقول اختلفوا فيه
 قال بعضهم يلزمنا ذلك لقوله تعالى في بييم آتته ولما روى النبي
 عليه السلام ربحم يهودين بحكم التوراة وقال انا حق باحيا رسنتوا
 وقال في صوم يوم عاشورانا حق باحيا رسنت اخي موسى عليه السلام
 وكل ذلك شرعية من قبلنا وقال بعضهم لا يلزمنا لان لكل نبي ^{نبوته}
 على حدة لقوله تعالى لكل جعلنا منكم شرعة وقال بعضهم لا تلزمنا الا
 شرعية ابراهيم عليه السلام لقوله تعالى واتبعوا طمته ابراهيم خنيفا
 قال ان اتبع طمته ابراهيم ولما روى عن النبي عليه السلام
 كان على احكام شرعية قبل مبعثه في امور المناسك وغيره
 حتى كان يرى نخشان وياكل الذبيحة دون الميتة وكان يفعل
 جميع ما ثبت له بقول الشفاة من شرعيته وقال مشايخنا عيسى بن ابي
 امام

[illegible][illegible][illegible]

مالکان

واما ان لا يوصف بغيره فانه لا يوصف بغيره لان وصفه بغيره
 هو وصفه بغيره واما ان لا يوصف بغيره فانه لا يوصف بغيره
 لان وصفه بغيره هو وصفه بغيره واما ان لا يوصف بغيره
 فانه لا يوصف بغيره لان وصفه بغيره هو وصفه بغيره

وجعل على الالهى ذاته ولا الهى غير ذاته بل ذلك صفاته وبما ان الصفته
 اذا كان غير الموصوف فانه يوجب ان يقوم بذاته وانشى ذاتا قام
 بالشى فانه يقوم به بالتكمن والحلول كالعرض والجوهر وكل ما
 جاز عليه التكمن والحلول جاز عليه النقل والنزول وهذا من صفات
 المحذات دل ان الصفته ليست هى غير الموصوف وانما قلنا
 ان الصفته ليست هى الموصوف لان الصفات لو كان الموصوف
 يودى الى اثبات الصالحين او ثلثة او اكثر لان الموصوف
 صانع وهو موصوف بصفته العلم وبصفته القدرة وبصفته
 الحيوة وغير ما فاذا كانت الصفته والموصوف واحدا بصفته
 تكون صانعا والحيوة صانعا والقدرة صانعا وكل صفته
 على حدة تكون صانعا وبذا محال فتصح ان الصفات ليست
 هى الموصوف ولا الهى غير الموصوف فلهذا المعنى قلنا ان الصفته
 لا الهى هو ولا الهى غير تهذيب لوشكور حمته الله عليه السلام مستحسنة

واما ان لا يوصف بغيره فانه لا يوصف بغيره لان وصفه بغيره
 هو وصفه بغيره واما ان لا يوصف بغيره فانه لا يوصف بغيره
 لان وصفه بغيره هو وصفه بغيره واما ان لا يوصف بغيره
 فانه لا يوصف بغيره لان وصفه بغيره هو وصفه بغيره

ولى

وای تاجہ اور ستم اور
مکتوب اور ستم اور
اور ستم اور ستم
نکروای تو نے غیب غیب
کے اور اور کہ موعین
مویا غیب کے مین اور
تھا مین کہ کہی وہ

16

دلائی لاما ایامی
کلیسای کهنه در کوهستان
کلیسای جدید در کوهستان
روغن و طلا و قند و شکر
بسیار است و اینها را
نشان می‌دهد که اینها

فیمہ الاولیاء ایضاً و انکان المہامہم بحیل مخطا و اصبوب و
 المہامہ علیہ السلام لا تحیل الا اصبوب ولم یدکر ما کان بالخاص
 لانه لم یکن من شانہ علیہ السلام ولم یثبت بہ احکام الشرع و کذا لم یدکر
 ما کان فی المنام لانه کان فی ابتداء النبوت ولم یثبت بہ احکام الشرع
 نور الانوار فقط پس جو تعریف وحی کی صاحب تفسیر مذکور فی کہی
 ہی خلاف ہی اور تقسیم او سکی جو اس طرح پر کی ہی اول یہ کہ خدا
 او سکا پیغام سنا جاوی دوسرے یہ کہ خدا کا فرشتہ آدمی کی
 صورت میں بنکر آوی خدا کا پیغام پہنچاوی چوتھی یہ کہ صرف
 بذریعہ آواز کی بغیر کسی کی مشاہدہ کی پیغام الہی پہنچی چوتھی یہ کہ
 خدا کی طرف سی و لمین خدا کا پیغام ڈالا جاوی یا پنجویں یہ کہ
 خواب میں یا اور طرح پر بذریعہ کشف کے پیغام الہی معلوم ہو
 خلاف تقسیم کتب اصول فقہ کی ہی اور یہ قول صاحب
 تفسیر مذکور کا کہ ہم مسلمانوں کی مذہب موجب مطلق وحی کا

درجہ اولیاء و انکان المہامہم بحیل مخطا و اصبوب و
 المہامہ علیہ السلام لا تحیل الا اصبوب ولم یدکر ما کان بالخاص
 لانه لم یکن من شانہ علیہ السلام ولم یثبت بہ احکام الشرع و کذا لم یدکر
 ما کان فی المنام لانه کان فی ابتداء النبوت ولم یثبت بہ احکام الشرع
 نور الانوار فقط پس جو تعریف وحی کی صاحب تفسیر مذکور فی کہی
 ہی خلاف ہی اور تقسیم او سکی جو اس طرح پر کی ہی اول یہ کہ خدا
 او سکا پیغام سنا جاوی دوسرے یہ کہ خدا کا فرشتہ آدمی کی
 صورت میں بنکر آوی خدا کا پیغام پہنچاوی چوتھی یہ کہ صرف
 بذریعہ آواز کی بغیر کسی کی مشاہدہ کی پیغام الہی پہنچی چوتھی یہ کہ
 خدا کی طرف سی و لمین خدا کا پیغام ڈالا جاوی یا پنجویں یہ کہ
 خواب میں یا اور طرح پر بذریعہ کشف کے پیغام الہی معلوم ہو
 خلاف تقسیم کتب اصول فقہ کی ہی اور یہ قول صاحب
 تفسیر مذکور کا کہ ہم مسلمانوں کی مذہب موجب مطلق وحی کا

۱۹

احکام الشرع کے اور نہ ذکر
 کی اور ہی پر کا کہ پیغام الہی پہنچی
 کے اس کے کہ علیہ السلام نے ابتداء نبوت
 اور نہ ثابت ہوئی سب سے
 اور نہ احکام شرع کے

آنا صرف انبیاء ہی پر منحصر تھیں ہی بلکہ انبیاء کی سوا مقدس
 لوگوں پر بھی وحی آتی تھی مگر واسطی اس امر کی کہ انبیاء علیہم السلام
 اور مقدس لوگوں کی وحی میں شبہ نہ پڑی جدا جدا نام
 رکھی تھیں وحی کی پھلی چار قسموں کو جب انبیاء کی سوا اور لوگوں
 اور تری تحدیث کہتے تھیں اور پانچویں قسم کو اطہام اور چھٹی قسم
 کو مشاہدات یا مکاشفات فقط لطیفہ عجیبہ وغیرہ کہتے تھے وحی کو
 جس کا ثبوت قرآن مجید سے پایا جاتا ہے کہ نبی و مقدس لوگوں کی
 سو اسی تھیں صاحب تفسیر نے لکھا قال اللہ تعالیٰ و اوحی ربک
 الی النحل ان اتخذی من ارجالہا بیوتا الایہ جاننا چاہی کہ جو چار
 قسم کی وحی کتاب اصول فقہ میں مندرج ہے وہ وحی خاص
 ذات مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی تھی کہ اون پر
 اتنا ہی احکام شرع شریف ہوتا ہے اور جو اطلاق لفظ وحی
 اوپر اور مقدس لوگوں وغیرہ کی ہوا ہے اوس سے مراد اطہام

ذیل اللہ تعالیٰ کے اوروں کی پر
 برائی سے اون سے بچنا
 ۲۰
 یہ کہ نبی کے لئے وحی
 آتی ہے

دایر لسان رسول مرادھی اور یہ وحی معنی الھام کی ہی والھام
 غیر نبی پر بنا احکام شرعی نہیں ہوتی اور اطلاق کلمہ وحی خاص
 از جانب خداوند تعالیٰ اور پر نبی اور مقدس لوگوں کی منحصر نہیں
 ہی بلکہ فیما بین غیر مقدس کی بھی اطلاق و سکا مواھی چنانچہ قرآن
 مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وکذلک جعلنا لکل نبی عدوًا شیاطین
 الارسل و انجن یوحی لقصصہم الی بعض زخرف القول غوراً سورہ
 النعام والیضا قال اللہ تعالیٰ و ان الشیاطین لیوحن الی ذلک ہم
 الایہ سورہ النعام یہ قول صاحب تفسیر مذکور کا مندرجہ صفحہ ۶۱ کہ
 ہم مسلمان باوجود کیا تمام کتب عمدہ عتیقہ او عمدہ جدیدہ کو پاک او
 مقدس جانتی ہیں مگر خاص متن میل کو اوسکی روایت علیحدہ
 کرتی ہیں اور اگر کہیں کچھ تناقض امور تاریخی میں پاتی ہیں تو
 اوس سی کی سطح متن میل پر شبہ نہیں کرتے کیونکہ محافظت متن
 کی دراصل حکم و نظر ہی فقط ہم کہتی ہیں کہ یہ تحریر صاحب تفسیر

یہ کلمہ وحی معنی الھام
 ہے نہ کہ شیطان الھام
 نہ کہ وحی ہدایت ہے نہ کہ
 نہ کہ وحی ہدایت ہے نہ کہ

۲۱

یہ کلمہ وحی معنی الھام
 ہے نہ کہ شیطان الھام
 نہ کہ وحی ہدایت ہے نہ کہ
 نہ کہ وحی ہدایت ہے نہ کہ

نسبت کر کے طرف ہم مسلمانوں کی خلاف ہی کہ توضیح اور
تصریح اسکی مسئلہ اولی اور ثانیہ اور ثالثہ میں بخوبی ہو چکی ہی
اور جو اعتقاد ہم مسلمانوں کا نسبت کتب ماضیہ کی ہی مسائل مذکورہ
میں بیان ہو چکا ہے اور مقدمہ ثالثہ میں جو صاحب تفسیر مذکور
نے فرمایا ہے۔ نسبت اوسکے جو اعتقاد ہم مسلمانوں کا ہی مسائل
مذکورہ بالا میں لکھی گئی ہیں اور مقدمہ رابعہ میں جو صاحب تفسیر مذکور
لکھا ہے کہ توریت اور زبور اور صحف نبیا اور انجیل پر مسلمانوں کا
کیا اعتقاد ہی اور نسبت اعتقاد اوسکی جو آیات قرآنی لکھا
وہی درست ہے اور اوسکی بعید عبارت جو صاحب تفسیر مذکور
صفحہ ۳۸ میں قلمی فرماتی ہیں پس ان تمام آیتوں کے بخوبی
ثابت ہی کہ ہم مسلمان دل سے یقین رکھتی ہیں کہ تورات اور
زبور اور سب اگلی پیغمبروں کی کتابیں اور انجیل سب سچی اور
خدا کی طرف سے ہیں مگر یہ بھی جاننا چاہیے کہ یہودوں اور

عیسائیوں نے بعض کتابیں اپنی ہاتھ سی لکھیں اور مشہور کیا یہ
 بھی خدا کی دی ہوئی کتابیں ہیں اس واسطے ہم کو اصلی اور
 سچی کتابوں کو جھوٹی کتابوں سے تمیز کرنا پڑتا ہے اور جو کتابیں
 اصلی اور سچی معلوم ہوتی ہیں ہم ان پر یہ اعتقاد رکھتی ہیں کہ
 وہ سب بحق اور خدا کی دی ہوئی کتابیں ہیں فقط ہم کہتے
 ہیں کہ اس عبارت میں اس قدر اور بڑا ناچاہتا تھا کہ
 جابجا ان دونوں فرقوں نے کتاب مقدسہ میں بہو لفظ
 اور بعض محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم آیات احکام اور
 لغت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تحریف لفظی کر کے لکھیں یہ
 گناہ دیا ہی اور لکھیں پر بڑا دیا ہی اور لکھیں پر تحریف یا دیکھ
 و ممنوی بھی کیا ہے تو بموجب اعتقاد اور کتاب الہی اسلام
 کے صحیح ہو جاتا اور بھیہ جو لکھا کہ ہم کو اصلی اور سچی
 کتابوں کو جھوٹی کتابوں سے تمیز کرنا پڑتا ہی اس تحریر کی حالت

نھیں تھی کیونکہ قرآن مجید ہلکو کافی اور سب سے ہلکو کچھ
 حاجت نہیں تھی کہ تحقیق اور تفتیش سچی اور جھوٹی اور
 محرف وغیرہ محرف کتابوں یهود اور نصاریٰ کے کریں اور یہ عقائد
 ہلکو کافی تھے اسنا باللہ و ما انزلنا لینا زبان سی کھی اور اس
 اعتقاد کری قال اللہ تعالیٰ و انزلنا الیک کتاب ہمینا علی تفسیر
 زاہدی میں اسکی معنی لکھی ہیں کہ فرستادہ ایم قرآن اتو کہ محمدی
 راستی بہت کنندہ این قرآن مر کتابھائی را کہ پیش از وی
 بودہ است ان توریہ و انجیل در توحید و شناخت رب غرور
 و پرستش وی و بعض احکام و این قرآن گواہ است بانچه در کتاب
 پیشین است و امین است گواہ این بود کہ ہرچہ شنیدہ باشی بخوان
 نقل کند و امین آن بود کہ ہرچہ بوی دادہ باشی بخوان تو
 باز دہد معنی است کہ این قرآن نقل کنندہ است انچه در کتاب
 پیشین بودہ است علی وجہ و حقیقتہ بلا زیادہ نقصان و خبر نہ

زبان دانی ہم سائنہ اللہ سائنہ
 ادبی چیز کا اور تری کئی
 حرف ہمارا اور تری کئی
 ۲۴
 بعض حرف تری کے کتاب
 گواہ اور گواہ کے اور

است از تحریف اہل کتاب اور مقدمہ خامسہ صفحہ ہمین
 جو صاحب تفسیر نے یہ لکھا کہ ہم سلمان حسین علما عیسای بھی
 کچھ غدر نہیں کر سکتے عہد عتیق کی کتابوں کو تین قسم میں تقسیم
 کرتے ہیں انہیں ہم کہتے ہیں کہ یہ سخن بی بنیادھی جبکہ جو
 آیات قرآن مجید و احادیث سرور کائنات صلعم و کتب عقاید
 و اصول فقہ و فقہ کی کتب ضمیمہ محرف ہیں تو ہم اہل سلام کو
 کیا ضرورت تھی کہ انکی تقسیم موجب علما عیسائی کریں اور مقدمہ
 سادسہ کی صفحہ ۵ میں جو مفسر موصوف غا صفحہ پہ لکھتی ہیں کہ سب
 کے معلوم کرنا کہ ان کتابوں میں سے کونسی کتابیں معتبر ہیں مسلمانوں
 مذہب میں کیا قاعدہ ہی آجہ طریقہ و قاعدہ دریافت معتبر ہی
 غیر معتبر ہی کتابوں کا لکھتے ہیں اور سند متصل کی تعریف کرتی ہیں
 پھر قرآن مجید کی سند متصل بیان کر کے قلمی فرماتی ہیں کہ مگر ان
 کتابوں کی نسبت ایسی سند متصل ہماری پاس نہیں ہے اسلیں ان کتابوں

معتبر می و غیر معتبری پیرانیکو دوسرا قاعدہ بلحاظ شہرت قبول
 کے قرار پایا یہی پس ان جملہ کتابوں کی خواہ وہ بالفعل میل میں
 دخل صین یا نھین یا قسمین قرار پائی صین اس کی بعد چاروں
 قسموں کو لکھتے صین پہر صفحہ ۶۳ مقدمہ مذکور میں اس عبارت کو
 لکھتے صین کہ بلحاظ ان تقسیموں کے جبکہ کتابین کہ بالفعل
 میل میں دخل صین ہم مسلمانوں کے نزدیک کوئی کتاب قسم
 چہارم میں دخل نھین ہی بلکہ اکثر کتابین قسم اول کی صین اور
 کچھ تھوڑی قسم دوم کی اور بعض قسم سوم کی صین فقط اور قسمین
 مفسر مذکور یہ صین قسم اول جن کتابوں کو علماء ہر وقت فی الجواب
 انکار قبول کیا اور سب ان کی صحت پر اتفاق اور شہرہ بہر
 مشہور ہوئیں اور علماء ان کی تعلیم اور تعلم میں قرنا بعد قرن مشغول
 اور مصروف ہوئی اور کبھی اور کسی زمانہ میں ان کی صحت اور
 اعتبار پر رد و انکار نھین ہوا وہ سب معتد و صحیح صین قسم دوم

وہ کتابیں ہیں جنکو معتبر لکھنے والوں نے لکھا اور اکثر علماء نے
 اُن کتابوں کو تسلیم کیا مگر بعضوں نے اُنکے تسلیم کرنے سے
 انکار بھی کیا یا کسی عہد میں وہ کتابیں اکثر علماء کے نزدیک مقبول
 رہیں اور معتبر اور مقدس لوگوں نے اُن سے سند لی اور اپنی تحریرات میں
 اُنکی اقوال اخذ کئے مگر پھر کسی زمانہ میں متروک ہو گئیں یا یہ کسی
 زمانہ میں اُنکی شہرت ہوئی اور پھر وہ شہرت جاتی رہی اور کتابوں
 کو بھی ہم صحیح اور معتبر مانتے تھے مگر پھر اُنکی قسم سی درجہ اعتبار میں
 کم تر جانتی تھیں قسم سوم وہ کتابیں ہیں جنکو معتبر لکھنے والوں
 نے تو لکھا مگر حیدر ان مشہور تھیں ہوئیں اور علماء کی تعلیم و علم
 میں کثرت سی نہ آئیں اور نہ معتبر اور مقدس لوگوں نے اپنی
 تحریرات میں اُنکی اقوال اخذ کئے نہ اُنکا حوالہ دیا اور اُن کتابوں
 کو ہم کتب صحاح میں داخل نہیں کرتے قسم چہارم وہ کتابیں
 ہیں جنکا اگلے وقتوں میں اُنکا کچھ نام و نشان مذکور نہ تھا

بعد کی زمانہ میں تکلمین اور معتبر لوگوں نے ان کی طرف التفات کیا
 اور ان کتابوں کو معتبر نہیں سمجھتے اس تقسیم موجب ہم مسلمانوں
 کتابوں کو خواہ وہ بیل میں داخل ہیں یا نہیں چار قسموں پر
 تقسیم کرتے ہیں اور جو کتاب جس قسم کی ہے اس قسم میں
 داخل کرتے ہیں فقط ہم کہتے ہیں کتب ضعیفہ کا محرف ہونا
 دلائل قویہ سے ثابت ہوا اور نزول قرآن مجید سے منسوخ
 القدرت و العمل ہوئے اور ان کتابوں کی معتبر کیا قاعدہ ہم
 مسلمانوں کے مذہب میں کوئی مقرر نہیں نہ حکم اور اس کی معتبر
 اور نامعتبری دریافت کرنیکی حاجت باقی رہی کیونکہ شریعت
 مصطفویٰ ناسخ شرایع سابق کی بھی و عمل بمنسوخ حرام ہی
 سوائے ایک قاعدہ سند متصل کامل کے جبکہ اصول فقہ میں
 متواتر کہتے ہیں وثبوت اس کا صاحب تفسیر مذکور فی نقل
 قرآن مجید میں کیا بھی و قواعد و قسم معتبر و نامعتبری

کتابخانه مجلس شورای اسلامی
تألیف: میرزا محمد تقی
موضوع: تاریخ
محل نگارش: تهران
تاریخ نگارش: ۱۲۸۵
محل نگهداری: تهران

۲۹

[illegible]

رسول الله صلعم وهو امان يكون كمالا كالماتواتر وهو اخبر
 الذي رواه قوم لا يحصى عددهم ولا يتوهم توارطهم على
 الكذب وان كان مجهولا بان لم يعرف الا بحديث واحد
 فان روى عنه السلف واختلفوا فيه او سكتوا عن الطعن
 صار كالمعروف وان لم يظهر من السلف الا الرد كان مستنكرا
 فلا يقبل وان لم يظهر في السلف فلم يقابل برده ولا قبول
 يجوز العمل به ولا يجب وانما جعل الخبر حجة بشرط في الروايات
 وهي اربعة لعقل والضبط والعدالة والاسلام فالعقل هو
 نور البصيرة به طريق متبصرة من حيث ينتهي اليه درك الحواس الشتر
 الكامل منه وهو لعقل البالغ دون القاصر منه وهو عقل الصبي
 والمعتوه والمجنون والضبط هو سماع الكلام كما يحق سماعه
 ثم فهمه بمعناه الذي اريد به ثم حفظه بنقل المجهود ثم الثبات
 عليه بحافظة صمدية ومراقبة بذاكرته مستقر اعلى ساكنه لظن

باقية صلعم كمالا كالماتواتر وهو اخبر
 الذي رواه قوم لا يحصى عددهم ولا يتوهم توارطهم على
 الكذب وان كان مجهولا بان لم يعرف الا بحديث واحد
 فان روى عنه السلف واختلفوا فيه او سكتوا عن الطعن
 صار كالمعروف وان لم يظهر من السلف الا الرد كان مستنكرا
 فلا يقبل وان لم يظهر في السلف فلم يقابل برده ولا قبول
 يجوز العمل به ولا يجب وانما جعل الخبر حجة بشرط في الروايات
 وهي اربعة لعقل والضبط والعدالة والاسلام فالعقل هو
 نور البصيرة به طريق متبصرة من حيث ينتهي اليه درك الحواس الشتر
 الكامل منه وهو لعقل البالغ دون القاصر منه وهو عقل الصبي
 والمعتوه والمجنون والضبط هو سماع الكلام كما يحق سماعه
 ثم فهمه بمعناه الذي اريد به ثم حفظه بنقل المجهود ثم الثبات
 عليه بحافظة صمدية ومراقبة بذاكرته مستقر اعلى ساكنه لظن

باقية صلعم كمالا كالماتواتر وهو اخبر
 الذي رواه قوم لا يحصى عددهم ولا يتوهم توارطهم على
 الكذب وان كان مجهولا بان لم يعرف الا بحديث واحد
 فان روى عنه السلف واختلفوا فيه او سكتوا عن الطعن
 صار كالمعروف وان لم يظهر من السلف الا الرد كان مستنكرا
 فلا يقبل وان لم يظهر في السلف فلم يقابل برده ولا قبول
 يجوز العمل به ولا يجب وانما جعل الخبر حجة بشرط في الروايات
 وهي اربعة لعقل والضبط والعدالة والاسلام فالعقل هو
 نور البصيرة به طريق متبصرة من حيث ينتهي اليه درك الحواس الشتر
 الكامل منه وهو لعقل البالغ دون القاصر منه وهو عقل الصبي
 والمعتوه والمجنون والضبط هو سماع الكلام كما يحق سماعه
 ثم فهمه بمعناه الذي اريد به ثم حفظه بنقل المجهود ثم الثبات
 عليه بحافظة صمدية ومراقبة بذاكرته مستقر اعلى ساكنه لظن

باقية صلعم كمالا كالماتواتر وهو اخبر
 الذي رواه قوم لا يحصى عددهم ولا يتوهم توارطهم على
 الكذب وان كان مجهولا بان لم يعرف الا بحديث واحد
 فان روى عنه السلف واختلفوا فيه او سكتوا عن الطعن
 صار كالمعروف وان لم يظهر من السلف الا الرد كان مستنكرا
 فلا يقبل وان لم يظهر في السلف فلم يقابل برده ولا قبول
 يجوز العمل به ولا يجب وانما جعل الخبر حجة بشرط في الروايات
 وهي اربعة لعقل والضبط والعدالة والاسلام فالعقل هو
 نور البصيرة به طريق متبصرة من حيث ينتهي اليه درك الحواس الشتر
 الكامل منه وهو لعقل البالغ دون القاصر منه وهو عقل الصبي
 والمعتوه والمجنون والضبط هو سماع الكلام كما يحق سماعه
 ثم فهمه بمعناه الذي اريد به ثم حفظه بنقل المجهود ثم الثبات
 عليه بحافظة صمدية ومراقبة بذاكرته مستقر اعلى ساكنه لظن

باقية صلعم كمالا كالماتواتر وهو اخبر
 الذي رواه قوم لا يحصى عددهم ولا يتوهم توارطهم على
 الكذب وان كان مجهولا بان لم يعرف الا بحديث واحد
 فان روى عنه السلف واختلفوا فيه او سكتوا عن الطعن
 صار كالمعروف وان لم يظهر من السلف الا الرد كان مستنكرا
 فلا يقبل وان لم يظهر في السلف فلم يقابل برده ولا قبول
 يجوز العمل به ولا يجب وانما جعل الخبر حجة بشرط في الروايات
 وهي اربعة لعقل والضبط والعدالة والاسلام فالعقل هو
 نور البصيرة به طريق متبصرة من حيث ينتهي اليه درك الحواس الشتر
 الكامل منه وهو لعقل البالغ دون القاصر منه وهو عقل الصبي
 والمعتوه والمجنون والضبط هو سماع الكلام كما يحق سماعه
 ثم فهمه بمعناه الذي اريد به ثم حفظه بنقل المجهود ثم الثبات
 عليه بحافظة صمدية ومراقبة بذاكرته مستقر اعلى ساكنه لظن

لفظی تفسیر کے لئے
 اور یہ ہے جو بیان کیا
 فقیر نے اس کے لئے
 اور یہ ہے جو بیان کیا
 فقیر نے اس کے لئے
 اور یہ ہے جو بیان کیا
 فقیر نے اس کے لئے

لنفسه وهذا كله الى حين ادائه والعدالة وهي الاستقامة
 والمعتبر بها كمالها وهو رجحان جهة الدين والعقل على طريق
 الهوى والشهوة حتى اذا ارتكبت كبيرة او اصر على صغيرة
 سقطت عدالة دون القاصر وهو ما ثبت بظاهر الاسلام
 واعتدال العقل والاسلام وهو التصديق والاقرار بالنبوة
 تعالى كما هو واقع باسماء وصفاته وقبول احكامه ومشرعية بشره
 فيه البيان اجمالا ولهذا لا يقبل خبر الكافر ولا يصح لمعتوه وان كان
 اشتدت غفلته والثاني في الانقطاع وهو نوعان ظاهر
 وباطن اما الظاهر فالمرسل من الاخبار وهو ان كان من الصحابة
 فمقبول بالاجماع ومن القرن الثاني والثالث كذلك عندنا
 وارسل من دون هؤلاء كذلك عند الكرخي خلافا لابن ابي
 والندي ارسل من وجه واحد من وجه مقبول عند العامة واما الباطن
 فنوعان فان كان لنقصان في الناقل وهو على ما ذكرنا وان كان

ثابت بكونه عامر بالاسلام
 عقد كونه اسلام او فساد
 او اقرار بالاسلام او فساد
 او اقرار بالاسلام او فساد
 او اقرار بالاسلام او فساد
 او اقرار بالاسلام او فساد
 او اقرار بالاسلام او فساد
 او اقرار بالاسلام او فساد

۳۱

اور یہ ہے جو بیان کیا
 فقیر نے اس کے لئے
 اور یہ ہے جو بیان کیا
 فقیر نے اس کے لئے
 اور یہ ہے جو بیان کیا
 فقیر نے اس کے لئے
 اور یہ ہے جو بیان کیا
 فقیر نے اس کے لئے

[illegible][illegible]

ظاہر احتمال غیرہ فلا یجوز نقلہ بالمعنی الالفقیہ المجتہد
 واما کان من جوامع الکلم او المشکل او المشترك وکجمل
 لایجوز نقلہ بالمعنی للکل انبار اب غور کرنا چاہیے کہ مفسر
 موصوف جو طریقہ طبع زاد باجہاد اپنے قلمی فرما کی
 نسبت اوسکی اہل سلام کی کرتی حدین کتب مطابق
 کتب اہل سنت و جماعت کی ہے صورت معتبری و
 نامعتبری و اقسام اخبار کی سہنی لکھے ہیں وہی ہر اہل
 سلام میں معتد ہیں اور یہ تقسیم و شناخت معتبری و نامعتبری
 اقسام سنت کی ہی نہ کتب ماضیہ محرفہ منسوخہ کہ جسکی ناقلو
 میں ہرگز شرائط نقل کی بموجب مذہب اہل سلام پائی
 نہیں جاتی اور متہم بکذب ہیں و بموجب کتاب و سنت
 کی اہل دیانت ہونا مفقود ہی فقط المسئلہ السادۃ
 کتب ماضیہ میں بموجب مذہب اہل سنت صرف تحریف معنوی

قلم اعلیٰ و فرادس فی
 بیان بیان نقل و کتابت
 نسخہ کلامیہ فقہیہ
 اردو و ہندی و لکھنؤ
 ۱۳۴
 ہر ایک و ہر ایک
 نقل کے ساتھ
 کتب معتبریہ و نامعتبریہ

یہود و نصاریٰ نے کر ہی یا لفظی ہے اور جو مفسر تورتہ
 و انجیل اپنی تفسیر کے مقدمہ سابعہ میں بحوالہ تفسیر کبیر
 معنی تحریف التحریف التغیر والتبدیل ہوا مالہ لشی
 عن حقہ بیان کر کے یہ لکھتے ہیں معنی جو امام صاحب
 نے بیان کی ہیں یہ عام تحریف کی معنی ہیں مگر کتب مقدسہ
 کی نسبت جو تحریف کا لفظ ہم مسلمانوں میں مروج ہے
 اس سے اصطلاحی معنی مراد ہیں اور وہ یہ ہے کہ جا
 بوجہ کر اور قصد کر کر کلام الہی کو اسکی اصلی مقصد
 و سچی مطلب سے دوسری طرف پھیرنا فقط بعد اس کے
 لکھتے ہیں کہ ہمنی اصطلاحی معنوں میں کسی قیدین لگائی ہیں
 بعد اسکی فوائد قیود اصطلاحی معنی تحریف کی بیان کرتی
 ہیں اور تیسری قید کی فائدہ میں یہ تحریر فرماتی ہیں کہ اگر
 فرض کیا کہ کسی چیز میں تغیر و تبدل واقع ہوئی جس سے اسکی

تحریف تغیر و تبدل است
 ۳۵
 لکھائی کافی اور سارے

سچائی اور اصلی مطلب میں انحراف نہیں تو وہ اصطلاحی تحریف
 نہیں ہی فقط بعد اوسکی اقسام تحریف اس طرح پر قلمی فرماتی
 ہیں اول یہ کہ کتب مقدسہ میں کچھ لفظ یا عبارت اپنی
 طرف سے بڑھا دیں دوسری یہ کہ اوس میں سے کچھ لفظ یا عبارت
 گھٹا دیں تیسری یہ کہ لفظوں کو بدل دیں یعنی اصلی لفظ نکال کر
 اوسکی بدلی اور لفظ داخل کر دیں چوتھی یہ کہ کتب مقدسہ میں
 تو کچھ تغیر و تبدیل نہ کریں مگر اوسکی الفاظ کو یعنی کلام الہی کو
 پڑھتی وقت تغیر کر کر لوگوں کو پڑھ سنا دیں یا بچوں میں یہ کہ کتب
 مقدسہ کی بعض درسوں کو تبا دیں اور بعض کو چھپا دیں چھٹی یہ کہ
 کلام الہی میں جو حکام ہیں لوگوں کو اوسکی بدلی اور احکام
 تبا دیں یہ کہہ کر کہ حکم الہی یوں ہی ہے ساتویں یہ کہ الفاظ
 مشترک المعنی میں وہ معنی بیان کریں جو مقصود نہیں ہیں آہون
 یہ کہ آیات خفیہ اور متشابہہ کی غلط تاویل بیان کریں فقط

تبتہ لکھتے ہیں کہ ان قسموں کی سوا بعض لوگوں نے اس بات
 کو بھی تحریف میں داخل کیا ہے کہ ایک عبارت یا رسالہ اپنی
 طرف سے لکھا کر مشہور کریں کہ یہ خدا کا کلام ہی مگر حقیقت
 یہ تحریف میں داخل نہیں ہے کیونکہ تحریف میں ضرور ہے
 کہ کلام الہی میں تغیر و تبدیل ہو وی اور اپنی طرف سے کوئی
 عبارت یا رسالہ لکھنا اور اس کو کلام الہی کہہ کر مشہور
 کرنا کلام الہی میں تحریف نہیں ہے بلکہ سری سی جوڑ بنانا و ضوع
 کرنا ہی ہے لکھتے ہیں کہ یہ آٹھوں قسمیں جو مذکور ہوئیں ان میں
 سی پہلی چار قسمیں تحریف لفظی کہلاتی ہیں اور چھٹی قسمیں
 تحریف معنوی ان آٹھوں قسموں کی بیان کرنی سے
 اس مقام پر یہ مطلب ہی کہ ان ان صورتوں سے تحریف ہونا
 ممکن ہی ہے اور یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ آٹھوں قسموں کی تحریفیں
 کتب مقدسہ میں واقع ہوئی ہیں کیونکہ ہماری مذہب جب پہلی

تین قسموں کی تحریف کا واقع ہونا ثابت نہیں ہے فقط اوپر
 لکھتی ہیں کہ ہماری مذہب کے بعض قدیم عالموں نے کتب مقدسین
 یہی تین قسموں کی تحریف کا ہونا پایا ہے اور انکی رائی کی بنیاد
 تین باتوں پر ہے ایک یہ کہ وہ لوگ اس بات کو بھی کہ کوئی
 شخص اگر خود کوئی رسالہ لکھی اور اسکو بطور جھوٹہ کی کسی غیر
 یا حواری کے نام سے مشہور کری تحریف میں داخل کرتی ہیں
 دوسری یہ کہ انکو معلوم ہوا ہے کہ بعض یہودیوں نے بعض جگہ
 قصداً تحریف لفظی کی ہے جیسی کہ سامون نے درج کیا ہے ربات مسیح
 کتاب ہامین بجائی عیال کی پہاڑ کی گزرم کا پہاڑ بنا دیا ہے
 تیسری یہ کہ بعض نے اسیحون کی سب سے تحریف لفظی کرنا
 ثابت ہوا ہے مثلاً انجیل مارک باب تیرہ ورس ۳۲ سی بعض
 الفاظ نکال ڈالی ہیں کیونکہ وہ سیدین کی تائید کرتی ہیں اور
 لوگ کی انجیل باب ایک ورسینتیس میں کچھ لفظ بڑائی گئی

۳۸

مین واسطی رد کرنی مذہب لوتی شہر اور اسی انجیل کے
 باب بتیں کا ورق تیا لیسٹ بعض نسخوں میں نکال ڈالا ہے
 تاکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت میں شبہ نہ پڑی ورتی
 کی انجیل کے باب ایک رسا میں سی لفظ ہم بستر ہو دین
 او پچیس میں سی و سکا ہیونٹا نکال ڈالا تاکہ حضرت
 مریم علیہا السلام کی ہمیشہ کنواری رہنی پر شبہ نہ پڑی
 فقط پہر لکھتے ہیں کہ مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ
 تینوں دلیلیں اون لوگوں کی ٹھیک نہیں ہیں اور قرآن
 مجید میں جس تحریف کا ذکر آیا ہی اوس سی کچھ علاقہ نہیں
 رکھتے ہیں کیونکہ ہم پھلے بیان کر چکے ہیں کہ اپنی طرف سے
 کوئی رسالہ لکھ کر کسی پیغمبر یا جواری کے نام سی مشہور کرنا
 وہ تحریف نہیں ہی بلکہ سری سی موضوعات میں دخل ہی و
 اگر کسی شخص نے کسی نسخہ میں کوئی تحریف لفظی کی تو اوسکا

ہماری قرآن مجید میں بحث نہیں ہی بلکہ ہماری قرآن مجید میں
 اوس تحریف سی بحث ہی جو عموماً یہودیون اور عیسائیون
 میں رائج ہو گئی تھی بعض دیندار علمائی مسیحی فی اگر
 کچھ لفظی تغیر و تبدل کی تو وہ ہی وہ تحریف جسکا قرآن
 مجید میں ذکر ہی ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ لوگ لفظی
 جانتی تھی کہ اوسکی صحیح اور اصلی اور سچی معنی ویسے ہیں
 جس طرح ہمنی لفظوں کو بدلا ہی حالانکہ قرآن مجید میں جس تحریف
 کا ذکر ہی وہ ایسی تحریف نہیں ہی بلکہ وہ اوس تحریف کا
 ذکر ہی جسکو وہ لوگ جانتی تھی کہ صحیح اور سچا اور اصلے
 مطلب یہ نہیں ہی جو ہم بیان کرتی ہیں اور پروردیدہ و دانستہ
 اوس میں تحریف کرتی تھی اور جان بوجہ کہ غلط عبارت پڑتی
 تھی یا غلط معنی بیان کرتی تھی فقط بعد اسکی لکھتی ہیں کہ اس
 بیان سی صاف ظاہر ہی کہ جن علما فی کتب مقدسہ میں پہلی

۴۰

تین قسموں کی تحریف کا ہونا تسلیم کیا ہی دینی درباب قرار
 دینی اصلی مراد کی لغزش ہوئی ہی اس لیے ہماری مہربانی کے
 بڑی بڑی علماء محققین نے کتب مقدسہ میں پہلی تین قسموں کی تحریف
 کے واقع ہو سنی انکار کیا ہی اور جن لوگوں کی رائی اس طرف گئی
 ہی اونکا تخطیہ کیا ہی چنانچہ اونکی اقوال ہم جگہ بہ جگہ نقل
 کرتی ہیں قال البخاری رحمہ اللہ علیہ فی صحیحہ فی بیان
 قولہ تعالیٰ یحرفون لکلم عن مواضع یحرفون یریلون و لیس
 یریل لفظ کتاب من کتب اللہ و لکن ہم یحرفونہ یا ولونہ علی غیرہ
 فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہی قدس سرہ بن تیمیہ عنہ
 المسئلۃ فاجاب فی فتاویٰ ان العلماء فی ہذا قولین احدهما وقوع التبدیل
 فی اللفاظ ایضاً تا نیجا لا تبدل الانی المعنی و صرح الثانی فقط
 یہ سب لایل مفسرہ مذکور جو وسطی عدم ثبوت تحریف لفظی و صرف
 تحریف معنوی کی گہتی ہیں بموجب مذہب اہل سنت جماعت کے

کتب مقدسہ میں پہلی تین قسموں کی تحریف
 کے واقع ہو سنی انکار کیا ہی اور جن لوگوں کی رائی
 اس طرف گئی ہی اونکا تخطیہ کیا ہی چنانچہ اونکی
 اقوال ہم جگہ بہ جگہ نقل کرتی ہیں

قولہ تعالیٰ یحرفون لکلم عن مواضع
 یریلون و لیس یریل لفظ کتاب من کتب اللہ
 و لکن ہم یحرفونہ یا ولونہ علی غیرہ
 فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہی
 قدس سرہ بن تیمیہ عنہ المسئلۃ فاجاب
 فی فتاویٰ ان العلماء فی ہذا قولین احدهما
 وقوع التبدیل فی اللفاظ ایضاً تا نیجا لا تبدل
 الانی المعنی و صرح الثانی فقط

صحیح ہیں یا غلط نقطہ اجواب غلط ہی کیونکہ تحریفات متنوع
 ہونا کتابت میں کہ اور میں تحریف لفظی ہی اصل ہی حسب
 اہل سنت و جماعت کی ثابت ہی اور تحریف اصطلاحی جو
 مذکور فی لکھی ہی وہ اصطلاح طبع زاد قابل ثبت و ثبات کی
 نہیں ہی تحریف کی معنی وہی ٹھیک ہیں کہ جو غلطی کوئی عام
 سمجھا ہیں وہ طبعی کتب لغت کی ہی فی القاموس المتعین
 و فی الصحاح للجوہری تحریف کلام عن موضوع و غیرہ صراح میں
 سخن خیر ہی از وضع و جای خود و موضوع خود اور واضح ہو کہ
 اعتبار اسم لغوی و حکم پر ضروری جگہ پر از روی انصاف
 خبر یا اجماع کی کوئی دوسرا نام نہ ہو ہی اجتناب علی ان
 الاسماء الموضوعات باللغة مقبولة و الاحکام بمنہ علی
 الاسامی کما منہ علی تحقیق تمہید ابو شکور سالمی و ترمذی
 قسم تحریف لفظی کا خود منفسر موصوف حسب اہل علم و متقدمین

قریب فی سادہ صحاح و
 طبعی پر اصطلاح طبعی
 بہتر و اولیٰ و لغوی
 ہا اسات پر از لغت و اصطلاح
 ۴۲
 سائنس کے مقبولہ و
 احکام لغوی و اصل میں
 جیسے کہ لغت و اصطلاح
 مقبولہ کے

کے صفحہ ۶۷ و ۶۸ میں انجیل مارک اور یوحنا کی بیان
 کر چکے ہیں اس سے بڑھ کے کیا تحریف ہوگی کہ لوک کی
 انجیل باب ۲۲ ورس ۴۳ سے بعض لفظ نکال ڈالی ہیں
 تاکہ حضرت مسیح کی الوہیت میں شبہ نہ پڑے اور علمای
 موصوفین کی دلیلون کی ٹھیک نہونی کو جو لکھتی ہیں
 درحقیقت انکی دلیل بڑی قوی ہی اور مفسر مذکور کی
 دلیل محض ضعیف مثل بیت عنکبوت کی ہے اور یہ علم مفسر
 موصوف کو کہاں سے ہوا کہ علماء مسیحی نے جو لفظیں کتاب
 میں تحریف و تغیر کئے ہیں جان بوجہ کر اور قصد کر کر نہیں کئے
 ہیں یہ علم انکا خلاف نص قرآنی کی ہے کیونکہ اُن نون
 فرقون کی بُرائی سے قرآن بہرہی قال اللہ تعالیٰ
 یا ایہا الرسول لا یخزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین
 قالوا آمنا بافواہم ولم تو من قلوبہم من الذین یادوہا معون

اسی سبب انجیل میں تحریف ہو گئی
 کہ عیسائی ان میں سے ہیں جو کفر سے
 گروہ کر کے باطلان لایا ہے

۴۳

تو پلٹنا اہل ایمان دانی
 دل انکی اور ان لوگوں کا
 ہو رہی ہے دلتے

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ لِيَا رِعُونَ فِي الْأَثَمِ وَ
الْعَدْوَانِ وَكَلِمَتُهُمْ لِحَتِّ وَلِبْسُهُمْ كَانُوا لِيَعْمَلُونَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ
مِنْ آيَاتٍ كَثِيرَةٍ أَكْرَحَرِيفَ لَفْظِي كَتَبَ مَقْدَسُهُ مِنْ هُنَّ هُوَ
هِيَ تَوَاجِيلُ مِنْ يَهْ مَضْمُونِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كَيْهَانَ بِمَنْدَجِ مِنْ
أَوْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمَّيْهِمْ
مِنْ مَنِّ مَنِّ اللَّهُ تَعَالَى سَجَانَكُ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ
أَنْ كُنْتُ قُلْتُ فَقَدْ عَلِمْتُ تَعْلَمُ مَا فِي لَفْظِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ أَكُنْتُ
عَلَامُ الْغُيُوبِ أَيْضًا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ
هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ
أَنْزَلَ مِنْ سَمَاءٍ كِتَابًا فَتَقَرَّبَ إِلَهُ عَلَيْهِ خُبْرَةٌ وَمَا يَهْ أَنْزَلَ وَمَا
لِلْأَلَمِينَ مِنْ أَنْزَارٍ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ وَمَنْ لَمْ
أَلَا الْوَاحِدُ أَيْضًا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَوْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ لِيَا رِعُونَ فِي الْأَثَمِ وَ
الْعَدْوَانِ وَكَلِمَتُهُمْ لِحَتِّ وَلِبْسُهُمْ كَانُوا لِيَعْمَلُونَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ
مِنْ آيَاتٍ كَثِيرَةٍ أَكْرَحَرِيفَ لَفْظِي كَتَبَ مَقْدَسُهُ مِنْ هُنَّ هُوَ
هِيَ تَوَاجِيلُ مِنْ يَهْ مَضْمُونِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كَيْهَانَ بِمَنْدَجِ مِنْ
أَوْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمَّيْهِمْ
مِنْ مَنِّ مَنِّ اللَّهُ تَعَالَى سَجَانَكُ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ
أَنْ كُنْتُ قُلْتُ فَقَدْ عَلِمْتُ تَعْلَمُ مَا فِي لَفْظِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ أَكُنْتُ
عَلَامُ الْغُيُوبِ أَيْضًا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ
هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ
أَنْزَلَ مِنْ سَمَاءٍ كِتَابًا فَتَقَرَّبَ إِلَهُ عَلَيْهِ خُبْرَةٌ وَمَا يَهْ أَنْزَلَ وَمَا
لِلْأَلَمِينَ مِنْ أَنْزَارٍ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ وَمَنْ لَمْ
أَلَا الْوَاحِدُ أَيْضًا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَوْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

الْأَلَمِينَ

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ لِيَا رِعُونَ فِي الْأَثَمِ وَ
الْعَدْوَانِ وَكَلِمَتُهُمْ لِحَتِّ وَلِبْسُهُمْ كَانُوا لِيَعْمَلُونَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ
مِنْ آيَاتٍ كَثِيرَةٍ أَكْرَحَرِيفَ لَفْظِي كَتَبَ مَقْدَسُهُ مِنْ هُنَّ هُوَ
هِيَ تَوَاجِيلُ مِنْ يَهْ مَضْمُونِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كَيْهَانَ بِمَنْدَجِ مِنْ
أَوْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمَّيْهِمْ
مِنْ مَنِّ مَنِّ اللَّهُ تَعَالَى سَجَانَكُ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ
أَنْ كُنْتُ قُلْتُ فَقَدْ عَلِمْتُ تَعْلَمُ مَا فِي لَفْظِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ أَكُنْتُ
عَلَامُ الْغُيُوبِ أَيْضًا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ
هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ
أَنْزَلَ مِنْ سَمَاءٍ كِتَابًا فَتَقَرَّبَ إِلَهُ عَلَيْهِ خُبْرَةٌ وَمَا يَهْ أَنْزَلَ وَمَا
لِلْأَلَمِينَ مِنْ أَنْزَارٍ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ وَمَنْ لَمْ
أَلَا الْوَاحِدُ أَيْضًا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَوْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بہارِ بینِ آپس میں دلی
 تو دل کو کہہ گئے اور بچہ
 کہتے جانتے ہیں فضلِ خدا
 اور رضا مندی نشانی ادنی
 اس کا بونوں میں سے خوش بچہ
 سے پیش ادنیٰ تویرت ہو
 اور شہد ادنیٰ اخیل میں
 آخرت تک "امتِ زید
 جاو

ملاحظہ کیجئے کہ اس آیت کی تفسیر میں جو کچھ مذکور ہے وہ صرف اس لئے ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ اگر کوئی شخص اس آیت کو سمجھ کر اس کی تفسیر میں کوئی غلطی کرے تو اس کی تفسیر میں کوئی غلطی نہیں ہوگی۔

الصلوة بخف وانتم السكاري بكموا من مقام من يفسر موصوف كـ
 نشان عالی سی بڑا تعجب ہوا اب ہکوضہ ورموا کہ اسجگہ پر پوری
 نقل قول فتح الباری کے کرین تاکہ حال گہا دینی عبارت نقل
 ناقص کرنی مفسر موصوف کا اہل انصاف پر گہلجاوی ورموا کا
 باقی نہ رہی قال شیخنا ابن الملتن فی شرح ہذا الذی قالہ احد
 القولین فی تفسیر ہذا الایۃ وہو مختار ای البخاری قد صرح کثیر
 من اصحابنا بان الیہود والنصارى بدلوا التورۃ والانیل فرعوا
 علی ذلک استہان وارتما وبنحو الخلف قالہ البخاری ہنہا انتہی ہو
 کالتصحیح فی ان قولہ ویس احد اخر من کلام البخاری فیہ تفسیر
 عباس من ہو محتمل ان یكون بقیۃ کلام ابن عباس فی تفسیر الایۃ
 وقال بعض الشراح المتأخرین اختلف فی ہذا المسئلۃ علی قول
 احدا انها بدلت کلمہا وہو مقتضی القول المحکم بجواز الاستہان
 وہی افراط ویبغی حل الطلاق من اطلاق الاکثر والافہی کما یرونہ

۴۶
 اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے تفسیر میں جو کچھ مذکور ہے وہ صرف اس لئے ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ اگر کوئی شخص اس آیت کو سمجھ کر اس کی تفسیر میں کوئی غلطی کرے تو اس کی تفسیر میں کوئی غلطی نہیں ہوگی۔

فلا یست
 علی خلاف حدیث
 علی خلاف حدیث

في قوله تعالى الذين يتبعون الرسول
 الذين هم من قبلك من الانبياء
 الذين هم من قبلك من الانبياء
 الذين هم من قبلك من الانبياء

فالآيات والاشبا كثيرة في انه بقى منها اشياء كثيرة لم تبدل
 من ذلك قوله تعالى الذين يتبعون الرسول النبي الامي
 الذي يجدونه مكتوبا عندهم في التوراة والابيه ومن ذلك قصته
 رجم اليهوديين وفيه وجود آية الرجم ويؤيد قوله تعالى فاقول
 بالتوراة فاقولوا ان كنتم صادقين ثمانية ان التبديل وقع
 لكن في مظهرها وادلتها كثيرة وبمعنى حل الاول عليه ما شهدا
 في اليسير منها ومظهرها باق على حاله رابعها انما وقع التبديل
 والتغير في المعاني لا في الالفاظ وهو المذكور منها وقد
 ابن تيمية عن هذه المسئلة مجردة فاجاب في قواه ان العلماء
 في هذا قولين احدهما وقوع التبديل في الالفاظ ايضا
 ثمانية لا تبديل الا في المعاني واحتج للثاني من اوجه كثيرة
 منها قوله تعالى لا تبديل لكلماته وهو يعارض بقوله تعالى
 فمن بدله بعد ما سمعه فانما اشتمه على الذين يبدلونه ولا تعجب

او هو ان يكون
 او هو ان يكون
 او هو ان يكون
 او هو ان يكون

٢٤

على ما في
 على ما في
 على ما في
 على ما في

او هو ان يكون
 او هو ان يكون
 او هو ان يكون
 او هو ان يكون

کرمی کس خورشید در خاطر
 اندک کعبه در وسط کمر
 آن خورشید که در پیش و پشت
 همه یقین کالی سوزی
 او صفت او نیکی او شکی
 صفت او نیکی او شکی
 به حق که به حق
 جادی و جادی

محمد صلعم فی کتابین فان صدقتموہم فی ما بایہم لکنہ نقل
 نقل التواتر فصدقوہم بما رعموہ ان لا ذکر ل محمد صلعم والا صحابہ
 رضی اللہ عنہم والا فلا يجوز تصدیق بعض و تکذیب بعض مع مجہد
 مجہد واحد انتہی فتح الباری مہنی جو پوری نقل صاحب فتح الباری
 شاح صحیح بخاری کی جگہ پر کی ہی دس سی حال مفسر موصوف
 کی ناقص نقل کرنیکا کہل گیا اور ہی جو اقوال محققین مہنی
 مذہب کی در باب تحریف لفظی کے مین اور ہی جو ابن
 تیمہ فی لکھا ہی ظاہر ہو گیا بعد اسکی جو مفسر موصوف قول
 شاہ ولی اللہ صاحب فوز الکبیر کا یہ لکھتی مین آما تحریف
 لفظی در ترجمہ تورات و امثال ان بکار میبردندہ در اصل تورتہ
 پیش این فقیر چنین محقق شد و ہو قول ابن عباس ہم کہتی
 مین اس قول کا جواب صاحب فتح الباری سی ہو گیا اور علاوہ
 اسکی حضرت شاہ عبدالغیر زقدس سرہ تفسیر فتح الغریر مین تفسیر

غرض اللہ علیہ وسلم کا دونوں ہی پر
 پس جو کچھ کہتے ہو تو انکی
 اور کسی ایک کا کہنے مانوین
 واسطہ ہونے اور نقل نقل
 نوادر پس بخاری و نقل
 دیگر کتابوں کا لکھنا کہ
 ۵۰
 مین ذکر ہے محمد صلعم کا اور انکی
 بار کا نہ اور جو کو نہیں
 مین مانوین تصدیق بعض
 اصیل بعض کا مانوین
 انارکب ابیہ

اس آیت کی انقطاعاً ان یؤمنوا لکم وقد کان فریق منهم یؤمنون
 کلام اللہ تم بحر فونہ من بعد ما عقلوہ و ہم یعلمون تحریر فرماتی
 ہیں یعنی می شنیدند کلام خدا را در توریت کہ دلالت بر صدق
 پیغمبر شما و درستی دین شما و فوز فضائل و کرامات میکردم
 بحر فونہ یعنی بعض تحریف میکردند ان کلام را گاهی تغیر لفظی
 چنانچہ بجای ابیض کہ در بیان شامل بنمیشما بود اوسم خند و
 بجای رعیۃ ماکلاً الی اطول طوالاً نوشتند و گاهی بتاویل بنا
 چنانچہ فضائل و کرامات مہمت مصطفوی را و صلاح و خوبی اوضاع
 ایشان را کہ در توریت و زبور منصوص است حل انتظام
 امور دنیوی و موافقت تدبیرات بالتقدیر و تسلط و قبیل
 ظاہری نمودند اسخ بعد اوسکی مفسر موصوف آیتہ ۴۷ ا
 سورہ بقرہ ان الذین یحتمون ما انزل اللہ من الكتاب الیہ نفس کبر
 می اعلی ثبوت تحریف معنوی عدم اثبات تحریف لفظی کی نقل کرتے ہیں

پس کہ علم کہنی تم کہ ایمان
 لادین دینی نباشی اور تحقیق
 ایک فرقہ ہیں سے سنتی کلام
 اس کا یہ غیر کبر نہ ہو کہ

۵۱

اس کا یہ علم کہانی تم کہ ایمان
 جانی تمی ۱۴ سورہ وکی
 دین اویچہ کی کہ انوار الی اللہ
 کی کتاب اقرآن ملک ۱۲: ۱

عن ابن عباس نہم کانوا یحرفون ظاہر التوریت والابحیل و
 عند المتکلمین ہذا ممتنع لانہا کانما کتابین بلغان فی الشہرۃ والتور
 الی حیث یقذر فلک فیہا بل کانوا یکتہون اسما ویل فقط ہم کتہ
 بین کہ جو امام صاحب نے لکھا ہی و عند المتکلمین ہذا ممتنع یہ قول
 کسی طرح سی مجروح ہی اول یہ کہ مسئلہ ثانیہ اور ثالثہ میں رب
 شیخ امام ابو منصور تا تریدی نہیں المتکلمین کا نقل کر چکے ہیں اوسکو
 دیکھنا چاہی کہ اوسکی قول سی عدم امتناع ثابت ہو رہی واپس کی
 فتح الباری شرح صحیح بخاری سی کہ متدل در سند مفسر موصوف
 ہی ہی وقوع تحریف لفظی ثابت ہو چکا ہی اگر مفسر موصوف ثبوت
 اسکا تفسیر کبیر ہی سی چاہتی ہیں تو اوسکو ہی ملاحظہ کریں
 یحرفون الکلم عن مواضع امام فخر الدین رازی تفسیر اس آیت
 میں فرماتی ہیں اور اوسکو مفسر موصوف فی صفحہ ۳۲ تفسیر
 مذکور میں پوری نقل نہیں کی ہی **المسئلہ الثالثہ کیفیۃ**

ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ
 دو فرقہ اس بات پر متفق تھے کہ
 اور ان کے کہ ان کے ذیل میں
 یہ نہیں چاہیے کہ ان کے ذیل میں
 ۵۲
 پہلی شہرت اور تورات میں
 ایک سند میں ہر دو میں
 کہ جسے چاہتے تھے اس کو
 کہ جسے چاہتے تھے اس کو
 کہ جسے چاہتے تھے اس کو

کہ ہے یہ سچے
 لیکن کیا کہ جسے نہیں
 سنا ہے میں نے بھی کہ جسے نہیں
 اور کھڑے کی جگہ پہنچنی
 فرقا اور سفر میں کہیں تم
 کہا جاوے قوم ہوئی تھا اور کتاب
 کے تہ نہایت تھوڑی ہیں نسبتاً
 اس قریب کہ آدو اور کچھ
 اور اساتذہ شریف کے ذرا نہیں ہوں

۵۴

اور یوں فراموش ہوا کہ اہم کلمہ
فقط کافی قوت سے طرف چور
کے ساتھ دھون دیں لیکن
جیسے کہ زمین اور کمال بہت
بہتر ہے اس میں ساری باتیں
نہایت ہی خوبصورت
تشریح و تفسیر کے ساتھ
عاجی اور بیسی

مواضعی
از جمله این
که در این
موضع
مواضعی
از جمله این
که در این
موضع

کیا غریب کو سہلے توروں پر
 فاسد کے اندر اس جگہ پر
 نظم میں مواضع میں مذکور
 غرض وہ ذکر لفظیہ مذکور
 فاسدہ واسطے ان آئینوں کے
 اور میں ہے اور میں بیان کیا
 کہ غرض وہ فاسدہ ہے ان لفظوں
 کو کہ اس میں آیت مذکورہ ہے
 فاسدہ میں پس وہ دلائل ہیں
 ہے اور اس کا حقیقہ اور اس کا

۵۴

ان فرقنا اذا فسرنا التحريف بالتاويلات فاسدة وهما يحرفون العلم
 عن مواضع مناه انهم يذكرون تاويلات فاسدة تلك المنصوص وليس
 فيه بيان انهم يحرفون تلك اللفظ من الكتاب اما الالية المذكورة
 في سورة المائدة فهي والله على انهم جميعوا بين الامرين فكانوا يذكرون
 التاويلات الفاسدة وكانوا يخرجون اللفظ ايضا من الكتاب
 لقوله يحرفون العلم اشارة الى التاويل الباطل وقوله من بعد
 مواضع اشارة الى اخراج عن الكتاب فقط تفسير كبير پس
 اس سے ثابت ہوا کہ یہود اور نصاریٰ مرکب دونوں قسم کی
 تحریف کے ہیں کہ نزدیک امام صاحب کے یہی ہیں اور علاوہ اس کی
 اس بات پر غور کرنا چاہی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں
 کہ اہل کتاب تعویث وخیل کے ظاہر عبارت میں تحریف کرتی تھی اور
 ظاہر کی تعریف از روی اصطلاح اصول فقہ کی فاسکان معناہ مجرور و
 فہو الظاہر و ظہور معنی کا مجرور صیغہ نہو گا جب تک کہ لفظ توریت وخیل کے

مجرور و صابان و صابون
 پس غرض کہ یہ لفظ
 فاسدہ کہ اس سے نکلتے ہیں
 لفظ عربی کتاب ہے
 قول اس کے پس ہے
 قول اس کے پس ہے
 صابون کو اس سے نکلتے
 تاویل باطل کے اور فاسد
 من بعد مواضع اشارة
 غرض لفظ کے کتاب ہے

ہی

اور اس میں جو موصوف مذکورہ تفسیر کبیر سے صفحہ ۱۷۱ سی ۲ تک نقل
 کرتی ہیں اور دلیل وسطی ثبوت مدعا اپنی کی پکڑتی ہیں وہ عبارت
 یہی فقط کثیف یکن اذخالت التحریف فی التوریت مع شہرہ العظیمۃ
 بین الناس و الجواب صدر ہذا العمل من نفر قلیل یجوز علیہم
 علی التحریف ثم انہم عرضوا ذلک المحرف علی بعض العوام علی ہذا
 التقدير کیونکہ ہذا التحریف ممکنا والا صوب غندی فی تفسیر الایۃ
 وجہ اخر وہ ان آیات الدالۃ علی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کانحتاج فیہا الی تدقیق النظر وامل القلب و القوم کانو یوردون
 علیہا الاسولۃ المشوشۃ والاعتراضات المظلمۃ وکانت لتقصیر
 تلك الدلائل مشتبہا علی السامعین والیہود کانوا یقولون
 مراد اللہ تعالیٰ من ہذہ الایۃ ما ذکرناہ لا ما ذکرتم فکان مع
 المراد بالتحریف ولی الاسنۃ ہم کہتے ہیں کہ قاضی نے
 پانی پتی قدس سرہ تفسیر منطہری میں تفسیر اس آیت کے

اور اس میں جو موصوف مذکورہ تفسیر کبیر سے صفحہ ۱۷۱ سی ۲ تک نقل
 کرتی ہیں اور دلیل وسطی ثبوت مدعا اپنی کی پکڑتی ہیں وہ عبارت
 یہی فقط کثیف یکن اذخالت التحریف فی التوریت مع شہرہ العظیمۃ
 بین الناس و الجواب صدر ہذا العمل من نفر قلیل یجوز علیہم
 علی التحریف ثم انہم عرضوا ذلک المحرف علی بعض العوام علی ہذا
 التقدير کیونکہ ہذا التحریف ممکنا والا صوب غندی فی تفسیر الایۃ
 وجہ اخر وہ ان آیات الدالۃ علی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کانحتاج فیہا الی تدقیق النظر وامل القلب و القوم کانو یوردون
 علیہا الاسولۃ المشوشۃ والاعتراضات المظلمۃ وکانت لتقصیر
 تلك الدلائل مشتبہا علی السامعین والیہود کانوا یقولون
 مراد اللہ تعالیٰ من ہذہ الایۃ ما ذکرناہ لا ما ذکرتم فکان مع
 المراد بالتحریف ولی الاسنۃ ہم کہتے ہیں کہ قاضی نے
 پانی پتی قدس سرہ تفسیر منطہری میں تفسیر اس آیت کے

اور اس میں جو موصوف مذکورہ تفسیر کبیر سے صفحہ ۱۷۱ سی ۲ تک نقل
 کرتی ہیں اور دلیل وسطی ثبوت مدعا اپنی کی پکڑتی ہیں وہ عبارت
 یہی فقط کثیف یکن اذخالت التحریف فی التوریت مع شہرہ العظیمۃ
 بین الناس و الجواب صدر ہذا العمل من نفر قلیل یجوز علیہم
 علی التحریف ثم انہم عرضوا ذلک المحرف علی بعض العوام علی ہذا
 التقدير کیونکہ ہذا التحریف ممکنا والا صوب غندی فی تفسیر الایۃ
 وجہ اخر وہ ان آیات الدالۃ علی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کانحتاج فیہا الی تدقیق النظر وامل القلب و القوم کانو یوردون
 علیہا الاسولۃ المشوشۃ والاعتراضات المظلمۃ وکانت لتقصیر
 تلك الدلائل مشتبہا علی السامعین والیہود کانوا یقولون
 مراد اللہ تعالیٰ من ہذہ الایۃ ما ذکرناہ لا ما ذکرتم فکان مع
 المراد بالتحریف ولی الاسنۃ ہم کہتے ہیں کہ قاضی نے
 پانی پتی قدس سرہ تفسیر منطہری میں تفسیر اس آیت کے

یہ لکھتی ہیں انہیں ہم میں ہل کتاب بفریقاً لفظہم کہ بن
 الاشرف و مالک بن — دجی ابن خطبہ ابویاسرو —
 ابن عمرو و الشاعریون یسرفون استہم بالکتاب کے ملیا بقراۃ
 کتاب عن المنزل علی ما عرفوہ تحبوه ای تظنون ای لمونون
 ذلک المحرف المفہوم عن قولہ تعالیٰ یلودن کائنات من الکتب المنزل
 و ماہو من الکتب منزل و یقولون ای الیہود صریحا ہوا ی
 ذلک المحرف کاین من عند اللہ تاکید لما سبق اعنی و ماہو
 من عند اللہ من الکتب یقولون علی اللہ الکذب ہم لعلین
 انہ کذب ای تاکید بعد تاکید علیہم متعمد الکذب قال الضحاک
 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان الایۃ نزلت فی الیہود و
 النصارى جميعاً و ذلک انہم حرفوا التوریت و الانجیل و
 الحق بکتاب اللہ مالیس منه اور تفسیر انوار القرآن میں لکھا
 عن ابن عباس ہم الیہود و الذین قد ہوا علی کعب بن اشرف

یہ لکھتی ہیں انہیں ہم میں ہل کتاب بفریقاً لفظہم کہ بن
 الاشرف و مالک بن — دجی ابن خطبہ ابویاسرو —
 ابن عمرو و الشاعریون یسرفون استہم بالکتاب کے ملیا بقراۃ
 کتاب عن المنزل علی ما عرفوہ تحبوه ای تظنون ای لمونون
 ذلک المحرف المفہوم عن قولہ تعالیٰ یلودن کائنات من الکتب المنزل
 و ماہو من الکتب منزل و یقولون ای الیہود صریحا ہوا ی
 ذلک المحرف کاین من عند اللہ تاکید لما سبق اعنی و ماہو
 من عند اللہ من الکتب یقولون علی اللہ الکذب ہم لعلین
 انہ کذب ای تاکید بعد تاکید علیہم متعمد الکذب قال الضحاک
 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان الایۃ نزلت فی الیہود و
 النصارى جميعاً و ذلک انہم حرفوا التوریت و الانجیل و
 الحق بکتاب اللہ مالیس منه اور تفسیر انوار القرآن میں لکھا
 عن ابن عباس ہم الیہود و الذین قد ہوا علی کعب بن اشرف

۵۷

اور یہ کہ میں نے دیکھا ہے کہ
 وہ جاتی ہیں یہودیہ و نصاری
 یعنی تاکہ بعد از یہودیہ و نصاری
 کہ قصہ کہ تو اسے میں اور جو
 کے کیا خیال ہے ابن عباس
 تفسیر انوار القرآن میں لکھا
 انوار میں لکھا ہے کہ
 اور یہ کہ میں نے دیکھا ہے کہ
 کہ یہودیہ و نصاری
 کہ یہودیہ و نصاری
 کہ یہودیہ و نصاری

انہیں ہم میں ہل کتاب بفریقاً لفظہم کہ بن
 الاشرف و مالک بن — دجی ابن خطبہ ابویاسرو —
 ابن عمرو و الشاعریون یسرفون استہم بالکتاب کے ملیا بقراۃ
 کتاب عن المنزل علی ما عرفوہ تحبوه ای تظنون ای لمونون
 ذلک المحرف المفہوم عن قولہ تعالیٰ یلودن کائنات من الکتب المنزل
 و ماہو من الکتب منزل و یقولون ای الیہود صریحا ہوا ی
 ذلک المحرف کاین من عند اللہ تاکید لما سبق اعنی و ماہو
 من عند اللہ من الکتب یقولون علی اللہ الکذب ہم لعلین
 انہ کذب ای تاکید بعد تاکید علیہم متعمد الکذب قال الضحاک
 عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان الایۃ نزلت فی الیہود و
 النصارى جميعاً و ذلک انہم حرفوا التوریت و الانجیل و
 الحق بکتاب اللہ مالیس منه اور تفسیر انوار القرآن میں لکھا
 عن ابن عباس ہم الیہود و الذین قد ہوا علی کعب بن اشرف

وغیرہ التوریت و بدلو ا فیہ صفت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ثم اخذت قرطیۃ ما کتبہ فخلطوا بالکتاب و
 شواہد التفسیرین ہی لکھا ہی فقط جبکہ قول حضرت ابن عباس رضی
 اللہ عنہما سی نزول اس آیت شریف کا بحق ہو و نصار کہ جو تحریف
 توریت اور بخیل کے کرتی تھی اور او س میں احقاق او پھر کو کرتی
 تھی کہ جو او س سی نہ تھی ثابت ہوا پس اب جو مفسر موصوف
 سند تفسیر کبیر سی لائی صحت کہ تحریف توریت اور بخیل سبب
 شہرت کی ممکن نہیں ہی صرف تحریف تاویلی اور مفہومی
 اس آیت سی سمجھی جاتی ہی اور تحریف لفظی اس سی ثابت نہیں
 ہوتی بقابلہ روایت ابن عباس کے ضعیف ہو گئی و آیت
 سورہ نسا من الذین ما دوا یحسرون لکم عن مواضعہ الا یہ
 کی جو بحوالہ تفسیر کبیر مفسر موصوف نقل کرتی ہیں وہ قول
 یہ ہی فان قیل کیف ممکن ہذا فی کتاب الذی انہ ہم کہتی ہو

از شہادہ توریت کہ اور بدلو ا
 صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی و آؤن گون سے کہ ہو
 ہوا غریف کہ سنہین

۵۸

کلون کو کہہ رہی ہے
 پس کہ کہا جاتی ہے کہ
 اے اے نبی ہیں تو

این عبارت کی نقل بعینه وجواب سکا او پر لکھا جا چکا ہے دوسری
 تفاسیر مقدمہ سی ہی علی الزعم مدعا مفسر موصوف کی لکھتا ہوں
 صاحب تفسیر در مشور اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں بحر فون
 الکلم الایہ یغیر و نہا عن محالہا نحو تحریر لغیر اسم رعیتہ فوضعه ادم
 طوال مکانہ والحد مکان الرحیم وصاحب تفسیر مدارک یہ تحریر
 فرماتی ہیں بحر فون الکلم عن مواضعہ میلو نہ عنہا ویزیلو نہا لانہم
 اذا بدلوا ووضوا مکانہ کما غیرہ اما لوہ عن مواضعہ التی
 وضعہ اللہ فیہا وازالوہ عن مقامہ وذلک نحو تحریر لغیر اسم رعیتہ
 عن موضعہ فی التوریتہ بوضعه ادم طوال مکانہ اور تفسیر
 بیضاوی میں یہ ہی من الذین ہادوا بحر فون الکلم عن مواضعہ
 اسی من الذین ہادوا قوم بحر فون الکلم اسی میلو نہ عن
 مواضعہا التی وضعہ اللہ فیہا بازالتہا عنہا واثبات غیرہا
 فیہا او یا ولونہا علی ما یشتہون فمیلو نہا عما انزل اللہ فیہ

۵۹
 طوال مکانہ
 سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ من الذین ہادوا بحر فون الکلم عن مواضعہ
 اسی من الذین ہادوا قوم بحر فون الکلم اسی میلو نہ عن
 مواضعہا التی وضعہ اللہ فیہا بازالتہا عنہا واثبات غیرہا
 فیہا او یا ولونہا علی ما یشتہون فمیلو نہا عما انزل اللہ فیہ

تفسیر
 بحر فون
 الکلم
 عن
 مواضعہ
 اسی
 من
 الذین
 ہادوا
 قوم
 بحر
 فون
 الکلم
 اسی
 میلو
 نہ
 عن
 مواضعہ
 اسی
 من
 الذین
 ہادوا
 قوم
 بحر
 فون
 الکلم
 اسی
 میلو
 نہ
 عن
 مواضعہ

آور شود التفسیر میں یہ لکھا ہی یعنی از یہود بعضی مستند کہ تحریف
 و تغیر می کنند کلمات خدای را در تورات بآنکه زائل می گردانند
 از موضعی که نموده شد در آن موضع و چیزی دیگر در عوض
 می نویسند همچنانکه در تورات در صفت پیغمبر گفته است سمری
 پس بود این از ازل گردانیدند و در عوض آن نوشتند ادم طول
 آور تفسیر انوار القرآن میں لکھا ہی من الذین یأدوا قومهم فلو
 لکلم ای میلونها عن مواضعها و یثبتون غیر ما فیها من مفسر
 آیت ۴۴ سوره مائده قال الله تعالی فیما نقصهم من انفسهم و
 جعلنا قلوبهم قاسیة یحرفون لکلم عن مواضعه الا یہ کے
 تفسیر کو جو امام نحر الدین رازی اس عبارت سی تحریر فرماتے
 بین التحریف تحیل تا ویلات الباطل و تحیل تغیر اللفظ
 و قد بینا فیما تقدم ان الاول اولی لان الکتاب المنقول بالانوار
 لا یتاقی فیہ تغیر اللفظ بعدہ تفسیر در منشور سوره بقرہ حتی عبارت

ان دو کلمہ کو ہودی و ہودی
 کہ تورات میں کلمہ کلمہ
 ہر کلمہ میں اس کا بدلہ
 اور ثابت کرتے ہیں کہ خدا کا
 اور میں یہی سبب ہے کہ خدا کا
 انوار پر لکھا گیا ہے کہ خدا کا
 اور کیا کلمہ تورات میں
 ۶۰
 چونکہ کلمہ کلمہ
 تحریف و تحیل
 کوارد تحیل
 بیان کیا ہے
 مقرر اولی
 کتاب منقول
 و تفسیر لفظ

نقل فرماتی ہیں وَاُخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ هَرَبِ
ابْنِ مَبْنٍ قَالَ ان التوریه والانجیل کما انزلہا اللہ لم یغیرہا
حرف و لکنہم یضلون بالتحریف والتأویل والکتاب کما
یکتبونہا من عند الفسہم ویقولون ہومن عند اللہ وما ہون
عند اللہ فانہا محفوظۃ لا تحول پہر اوسی تفسیر کے سورہ
نسا رسی لکھتی ہیں وَاُخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ ابْنِ یَدْرِی
قوله یحرفون الکلم عن موضعه قال لا یصفونہ علی ما انزل اللہ بعدہ
اوسی تفسیری جو سورہ مادہ میں ہی لکھا ہی اخرج ابن جریر
عن ابن عباس فی قوله یحرفون الکلم عن موضعه یعنی
حدود اللہ فی التوریه پہر لکھتے ہیں کہ کس ان تمام
روایتوں سی ظاہر ہوتا ہی کہ ہماری مذہب کے علماء محققین
نے ان تین قسموں میں سی کسی قسم کی تحریف کا ہونا
مستعدہ میں نہیں مانا ہی الی آخرہ پہر لکھتے ہیں کہ ایسا

اور ابی حاتم نے فرمایا ہے کہ
انرا اور کلمہ لکھنے کے لئے نہیں
اوس کوئی حرف لکھنے کے لئے نہیں
کہا کہ تہ میں ساتھ تحریف
انرا دلیل کے اور میں ہی ہوتا
اور لکھنے جی سے اور نہیں
لکھ کے پاس جی سے اور جو
کہ لکھ ابی سے یہی تفسیر

۴۱

فقہ فہم میں بدلی جانے
ابن زبیر سے ابن ابی حاتم نے
کے یحرفون الکلم عن موضعه
کے کہ میں عن موضعه
اوس کے اور ابی حاتم نے
اور انرا اللہ اور یہی لکھ
ابی حاتم نے ابن عباس کی
یہ قول ایسا کہ یحرفون الکلم
کے لئے نہیں لکھنے کا

دعوی کرتی ہیں کہ ہماری یہی کتابوں سی ہی انہی پانچ قسموں
 کی تحریف کا ہونا کتب مقدسہ میں پایا جاتا ہے نہ اور کسی قسم کا
 اب ہم کہتے ہیں کہ یہ سبناط اور دعوی کسی وجہ سے
 غیر صحیح ہے پہلے یہ کہ ہم اور تفاسیر معتبرہ اور کلام محققین
 اور یہی خود ان کتابوں سی جسکی سند مفسر لائی ہیں
 کتب ماضیہ میں ہونا دونوں قسم کی تحریف کا ثابت کر چکے
 دوسری یہ کہ جب کتب ماضیہ کی بہ نسبت سند متصل منقطع
 ہے اور مثل کلام مجید کے سند متصل پائی نہیں جاتی جیسا
 کہ مفسر موصوف صفحہ ۱۵۸ اپنی تفسیر میں لکھ چکے ہیں
 تو متواتر ہونا اسکا کیونکر پایا جاسکتا ہے کیونکہ تحریف
 متواتر کی یہ ہے کہ نقل ہووی ایسی جماعت سی کہ جماع
 اونکا جھوٹ پر عہد یا سہواً ممتنع ہووی جبکہ کتب ماضیہ
 کی حرف اور لفظ اور عبارت عہد یا سہواً ہو اور نصا کرنی

گہنائی اور بڑبائی میں اور گہنائی اور بڑبائی جاتی ہیں تو ہونا
 کتب مذکورہ کا متواتر کیونکر متصور ہو سکتا ہے چنانچہ مفسر موصوف
 اپنی تفسیر کے صفحہ ۹۷ میں کتب مقدسہ کا غلطی اور اختلاف
 عبارت سے محفوظ ہونا ناممکن لکھتے ہیں تیسری یہ کہ مسئلہ
 ثالثہ میں ہم لکھ چکے ہیں کہ کتب با ضیہ حسب سبب اصح مثل
 قرآن مجید کے معجز نہیں ہے اور نہ اس کی حفاظت کا خداوند
 تعالیٰ ذمہ دار ہوا ہی جیسا کہ نسبت قرآن مجید کی مدعا ہے
 اور یہ نسبت کتب با ضیہ کے قرآن مجید میں جا بجا خبر تحریف
 یہود اور نصاریٰ کی دیا ہی در خود تحریر مفسر موصوف کے صفحہ ۱۲
 اپنی تفسیر میں لکھتی ہیں کہ جب قدر کلام الہی محمد رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم انبیاء علیہم الصلوٰۃ پر نازل ہوا اور میں معجزہ فصاحت کا
 مقصود نہ تھا اس لیے وحی بطرز مضمون القا ہوتی تھی جسکو
 انبیاء اپنی زبان سے تعبیر فرماتی تھی ہوسو بڑا اور لیا فانی صاحب

لکھتے ہیں کہ روح القدس نے جسکی تعلیم اور مدد انجیل نویسوں اور
 حواریوں نے لکھا ہے انکی لئے کوئی زبان نہیں دی تھی بلکہ
 انہی انکی دلونہیں صرف مطلب سمجھا دیا اور غلطی میں
 پڑنے سے بچایا اور ہر ایک کو اختیار دیا کہ اپنے محاورہ اور
 عبارت میں اسکو ادا کرے اور جیسے ہم اُن پاک لوگوں
 کی لیاقت اور مزاج کے موافق انکی کتابوں میں محاورے
 کا فرق پاتی ہیں ویسا ہی وہ شخص جو صہل زبان سے
 ماہر ہوگا مستی اور لوقا اور پال اور یوحنا کی محاورہ میں
 فرق پاویگا اگر روح القدس حواریوں کو عبارت بتلادیتا
 تو یہ بات ہرگز نہ ہوتی بلکہ اس حالت میں کہ تب تقدس میں
 ہر کتاب کا محاورہ یکساں ہوتا مگر ہماری پیغمبر خدا صلعم پر جو
 وحی نازل ہوئی اوسمیں بالذات ایک معجزہ فصاحت کا
 بھی مقصود تھا اس لئے ضرور ہوا کہ وحی بلفظ نازل ہوئی

۶۴

تاکہ اوسکی سی فصاحت انسان سی نہ بن سکی چنانچہ قرآن
 مجید بطرح بلفظہ نازل ہوا اور وہی لفظ بلفظ پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پڑھ سنا یا فقط پس اس سی معلوم
 ہوا کہ کتب ضیہ کی عبارتوں میں اعجاز مثل قرآن مجید کے
 منظور نہ تھا اسی سبب قرآن مجید معجز ہوا اور کتب ضیہ
 معجز نہ ہوئیں چنانچہ اس قول اللہ تعالیٰ سی جو اسکی بعد ذکر
 کرتا ہوں معلوم ہوتا ہی کہ حفاظت کتب ضیہ کی تغیر اور
 تبدیل سی ذمہ اہل کتاب کے کی گئی تھی خداوند تعالیٰ اوسکی
 حفاظت کا ذمہ انھیں ہوا قال اللہ تعالیٰ انا انزلنا التورۃ
 فیہا ہدٰی نوراً حکیم ہا البیون الذین سلّموا للذین ہا دوا الربانیون الاحبا
 بما تحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شہداء قولہ بما تحفظوا
 اسی ستود عوا کتاب اللہ ولا یخالفوہ ولا یضیعوہ قال حسن
 ابن الفضل المروزی صاحب النظم رحمہ اللہ لم یعد من نفسہ حفظ التورۃ

تحقیق انوار حقانی
 چچا اوسکے بیانات سے
 روشنی حکم کر کے
 اوسکے پیغمبر خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے
 خدا کے واسطے ان لوگوں
 کے بعد وہی اور حکم کر کے
 سچے خدا کے لوگ اور عالم بن گئے
 اور انھیں کہ یاد کیا ہی گئی
 نجات کا بل سکی ت اور
 اور اوسکے گواہ قرار دیا

۶۵

بالتحفظ فیہ نوراً
 کی گئی تھی
 حفاظت کرنا
 کہ اوسکی اور
 الفضل مروزی صاحب النظم
 رحمت اللہ علیہ
 نفس پختہ نگہانی

ولكن فوض اليهم حفظه وتحفظهم فلا جرم حرفوا وغيره او قد
 احفظ من نفسه في حق القرآن فقال انما نحن نزلنا الذكر
 انما له يحفظون لاجرم لا يقدر احد التغيير والتحريف والزيادة
 والنقصان تفسير ابي قال الله تعالى وتمت كلمة ربك
 صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم في قوله
 لا مبدل لى لا احد يبدل شيئا منها بما هو اصدق فاعيد
 اوله لا يقدر احد على تحريفها كما وقع في التوريه فانما له يحفظون
 اوله لا يبدل ولا كتاب بعد ما ينسخها تفسير انوار القرآن اگر شئت
 اسکا تفسیر در تشریحی می مطلوبی تو او سکوی ملاحظه فرمایید
 اخرج ابن جریر عن عثمان بن عفان عن رسول الله صلى
 الله عليه وسلم في قوله فويل لهم مما كتبت ايهم قال
 الويل جبل في النار وهو الذي نزل في اليهود والنصارى
 التوريه وادرجو فيها ما احبوا ومحو منها ما كانوا يكتمون ومحو

كونه من قبل لا جرم
 انما له يحفظون لاجرم
 لا يقدر احد التغيير
 والنقصان تفسير ابي
 قال الله تعالى وتمت
 كلمة ربك صدقا وعدلا
 لا مبدل لكلماته وهو
 السميع العليم في قوله
 لا مبدل لى لا احد يبدل
 شيئا منها بما هو اصدق
 فاعيد اوله لا يقدر
 احد على تحريفها كما
 وقع في التوريه فانما
 له يحفظون اوله لا يبدل
 ولا كتاب بعد ما ينسخها
 تفسير انوار القرآن اگر
 شئت اسکا تفسیر در
 تشریحی می مطلوبی تو
 او سکوی ملاحظه فرمایید

این تفسیر از ابن جریر
 است که در کتاب التوریه
 و انجیل مذکور است
 و در این کتاب نیز
 آمده است که رسول الله
 صلی الله علیه و سلم
 فرمود که من این کتاب
 را بر شما نازل کردم
 و این کتاب را بر شما
 می فرستم و این کتاب
 را بر شما می فرستم
 و این کتاب را بر شما
 می فرستم و این کتاب
 را بر شما می فرستم

این تفسیر از ابن جریر
 است که در کتاب التوریه
 و انجیل مذکور است
 و در این کتاب نیز
 آمده است که رسول الله
 صلی الله علیه و سلم
 فرمود که من این کتاب
 را بر شما نازل کردم
 و این کتاب را بر شما
 می فرستم و این کتاب
 را بر شما می فرستم
 و این کتاب را بر شما
 می فرستم و این کتاب
 را بر شما می فرستم

اسلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم من التوریتہ والیضا فیہ
 واخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ
 قول الذین یتبون الکتاب لایة قال ہم احبار الیہود
 وجده صفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکتوبہ فی التوریتہ کحل
 اعین لایعته جود الشرح حسن الوجه فلما وجد وہ فی التوریتہ
 محوہ حسد او بغیا فاتا ہم نفر من قریش وقالوا لیس
 منها واخرج عبد الرزاق فی المصنف والبخاری وابن
 ابی حاتم والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس
 قال یا مفسرہ سلمین کیف تسلون اهل الکتاب عن
 شئی وکتاکم الذی انزل اللہ علی نبیہ احدث اخبار اللہ
 تعرفونہ عصا محضاً لم یشب فقد حد تکم اللہ ان اهل الکتاب
 قد بدلو کتاب اللہ وغیر وہ وکتبوا بادیہم وقالوا من
 عند اللہ ولشیرون بہ ثمننا قلیلاً اقلایناکم ما جاکم من العلم

صفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 مکتوبہ فی التوریتہ کحل
 اعین لایعته جود الشرح حسن
 الوجه فلما وجد وہ فی التوریتہ
 محوہ حسد او بغیا فاتا ہم
 نفر من قریش وقالوا لیس
 منها واخرج عبد الرزاق فی
 المصنف والبخاری وابن
 ابی حاتم والبیہقی فی شعب
 الایمان عن ابن عباس

۶۷

ابن ابی حاتم
 فی شعب الایمان
 عن ابن عباس
 قال یا مفسرہ
 سلمین کیف
 تسلون اهل
 الکتاب عن
 شئی وکتاکم
 الذی انزل
 اللہ علی
 نبیہ احدث
 اخبار اللہ
 تعرفونہ
 عصا محضاً
 لم یشب
 فقد حد
 تکم اللہ
 ان اهل
 الکتاب
 قد بدلو
 کتاب
 اللہ
 وغیر
 وہ
 وکتبوا
 بادیہم
 وقالوا
 من
 عند
 اللہ
 ولشیرون
 بہ
 ثمننا
 قلیلاً
 اقلایناکم
 ما
 جاکم
 من
 العلم

ابن ابی حاتم
 فی شعب الایمان
 عن ابن عباس
 قال یا مفسرہ
 سلمین کیف
 تسلون اهل
 الکتاب عن
 شئی وکتاکم
 الذی انزل
 اللہ علی
 نبیہ احدث
 اخبار اللہ
 تعرفونہ
 عصا محضاً
 لم یشب
 فقد حد
 تکم اللہ
 ان اهل
 الکتاب
 قد بدلو
 کتاب
 اللہ
 وغیر
 وہ
 وکتبوا
 بادیہم
 وقالوا
 من
 عند
 اللہ
 ولشیرون
 بہ
 ثمننا
 قلیلاً
 اقلایناکم
 ما
 جاکم
 من
 العلم

[illegible]

49

کیا گیا تھا کہینا اور سکھوانے سے
 لازم کرنے اور اسکا اختیار کو
 اور جو خود بار امتیاز کو
 مت کی توفیق تبتس اور شہ کو
 ساتھ باطل پائے لے کے
 لکھتے تو تم اس کا کس پہن
 کیا گیا اور نہ توفیق کا سبب
 اختیار کا دلالت کو خود اور
 یعنی ہے یا مضبوطی یا غماز
 ن کے اور اور
 اور

ایسی جہ سے بدو کے واسطے ہے اور

لا یدل جواز البعض ولا علی عدمه وفی لا تأمل السبک و
تشریب اللبن انما یعلم جواز البعض من الطب فی آیه فیکمل
منہی معلوم باللیل و فایده الجمع اظهار قبح فاعلم من انهم
جامعین بین الفعلین الذین کل واحد منهما مستقل فی القبح
و علی تقدیر الحزم یفوت هذه الفایده و الکتمان غیر السبک
اور تفسیر بضایا وی من یہ لکھا ہی للبشر الخلط وقد یلزم جعل
اشیء مشبہة بغيره و المعنی لا تخلطوا الحق بالمنزل بالاطل
الذی یخترعونه و مکتوبه حتی لا یميز بینها او لا تجزئ الحق بلبسها
سبب خلط الباطل الذی یمکتونه فی خلاله و تذکرونه فی
تاویلہ اور ثوابہ التفسیر میں یہ لکھا ہے کہ خطاب
بایہود است یعنی خلط بکند حق را کہ منزل شدہ است در
توریت بہ باطلیکہ خود و اختراع مے کنند و مے نویسند و در
توریت و حق را پنهان کنند اور تفسیر حسینی من یہ لکھا ہے

۱۰۰

[illegible]

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۵۱
 در حق کسی که در این کتاب
 حق را باطل نماید و در حق
 تمام اهل کتاب و در حق
 اهل اسلام و در حق اهل
 حق و در حق اهل حق

اظہار اس کے اول میں
 میں ہر جہ سے
 انور زمین میں
 یہ لوگوں کو
 قادیان سے
 یہ کہ ہادی
 کہ ملاقات
 یہ کہ شاد
 اور ہادی
 کہ ہم میں
 اظہار اس کے اول میں
 میں ہر جہ سے
 انور زمین میں
 یہ لوگوں کو
 قادیان سے
 یہ کہ ہادی
 کہ ملاقات
 یہ کہ شاد
 اور ہادی
 کہ ہم میں

التانی آتیس الحق بالباطل فانه تحیل ہنہا وجوبہا احدہما
 تحریف التوریتہ فیخلطون لمنزل بالمحرف عن حسن ما بنیہ
 وثانیہا انہم کانوا یتواضعون علی اظہار الاسلام فی دل
 النہا رثم الرجوع عنہا آخر النہا تشکیکا للناس عن ابن
 عباس وقادۃ وثالثہا ان یکون فی التوریتہ ما یدل
 علی نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم من البشارۃ ولغوۃ
 والصفۃ ویکون فی التوریتہ ایضا ما یوہم خلاف
 ذلک فیکون کالمحکم والمتشابہ فلیسوں علی لضعفا
 احد الامیرین بالآخر کما یفعلہ کثیرا من المشتبہ وبہذا
 قول القاضی والعبہا انہم کانوا یقولون ان محمدا
 صلی اللہ علیہ وسلم معترف بان موسیٰ حق ثم
 ان التوریتہ دالۃ علی ان شرع موسیٰ لا یشخ
 وکل ذلک القاء اشبہات فقط اسکی بعد لکھتے ہیں

۷۲
 یہ کہ ہادی
 کہ ملاقات
 یہ کہ شاد
 اور ہادی
 کہ ہم میں
 اظہار اس کے اول میں
 میں ہر جہ سے
 انور زمین میں
 یہ لوگوں کو
 قادیان سے
 یہ کہ ہادی
 کہ ملاقات
 یہ کہ شاد
 اور ہادی
 کہ ہم میں

اظہار اس کے اول میں
 میں ہر جہ سے
 انور زمین میں
 یہ لوگوں کو
 قادیان سے
 یہ کہ ہادی
 کہ ملاقات
 یہ کہ شاد
 اور ہادی
 کہ ہم میں

کہ اسی حسن اور ابن زید کی درست ٹھنین ہے فقط اور بعد
 صفحہ ۹۰ میں یہ لکھتے ہیں کہ ان روایتوں سی ظاہر ہے
 کہ سچ میں جھوٹ ملا نیسے کتاب میں کچھ عبارت بڑا دینا
 مراد ٹھنین ہے بلکہ سچے معنوں کو جھوٹے معنوں میں
 ملانا مراد ہے فقط ہم کہتے ہیں کہ ان روایتوں سی اور
 یہی جو اوپر ہم نے بحوالہ تفاسیر معتبرہ اقوال محققین کے
 نقل کئے ہیں اس سی ثابت ہے کہ اہل کتاب تکب
 تحریفات گوناگون کی ہوئی ہیں یعنی تحریف لفظی اور
 معنوی نہ جیسا کہ مفسر ہو صوف لکھتی ہیں اور جو قول
 حسن اور ابن زید کا درست لکھتے ہیں یہ محض گمان
 فاسد ادب کا ہے تاہم قول حسن اور ابن زید کی بہت سے
 محققین مفسرین کرتی ہیں اور قول قاضی کا یہی ہے کہ موید
 ہے اور صاحب تفسیر منظر ہی اس آیت کے تفسیر یہ

[illegible]

لکھتی ہیں اسی تخلطون بحق الذی انزل علی موسیٰ من آیات
التوریتہ بالباطل الذی کتبت ایدیکم بالتحریف فقط قال
اللہ تعالیٰ ہو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات
محکمات ہن ام الکتاب اخر متشابہات فاما الذین فی
قلوبہم زریغ فیتجون ما تشاہ منہ ابتغاء الغتۃ وابتغاء ما وہ
الا یہ صفحہ ۹۰ جو مفسر موصوف آیت ۷۴ سورہ بقرہ
ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتاب ویشترون
بہ ثمنًا قلیلًا الا یہ لکھ کر تفسیر کبیر سے یہ عبارت نقل
فرماتے ہیں اختلفوا فی کیفیتہ الکتمان فالمرؤی عن ابن
عباس انہم کانوا یحرفون ظاہر التوریتہ والابخیل وعند
المتکلمین ہذا متنع لانہما کاناکتابین بلغان فی اشہرۃ
والتواتر الی حیث یتعذر ذلک فیہا بل کانوا یکتمون
التاویل انخ ہم کہتے ہیں کہ قول ابن عباس سبک ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

47

۱۲
 مہر آباد اخلاف کی
 کیفیت جیل میں
 پس مدعی بن عبد
 سے یہ سچ تحقیق
 وہ تھے بدل ڈالنے
 قریب اور بیل
 خاں اور ذریک
 کو

11

وہ دونوں کتا میں چھوڑ کر اپنے
 گھر کے اگلے کمرے میں گئے۔

صریح دلیل اس بات پر ہے کہ اہل کتاب بدل دیتی
 ہیں عبارت توریت اور انجیل اور یہی ترجمہ اسکا مفسر موصوف
 نے قول بن عباس کا لکھا ہے بمقابلہ قول مجاہبی کے
 اجتہاد متکلمین قابل حجت اور استناد کے نہیں ہے جیسا
 کہ ہم اوپر بسند کتاب اصول فقہ کے لکھ چکے ہیں فقط
 اور تفسیر لباب تاویل میں اس آیت کی تحت میں قال اللہ
 تعالیٰ یحرفون الکلم من بعد مواضع مرقوم ہے فیہ دلالت
 علی انہم جمعوا بین الامرین یعنی انہم کا نوید کردار تاویل
 الفاسدہ وکانوا یخرجون اللفظ من الکتاب اور پھر
 اسی مقام پر اسی آیت کے تحت میں لکھا ہے وہی
 قولہ تعالیٰ من بعد مواضع اشارۃ الی خراجہ من الکتاب بکلیتہ
 فقط اور تفسیر کشاف میں تحت آیت یحرفون الکلم عن مواضع
 کے تحت میں یہ لکھا ہے فان قلت کیف قیل بہنا عن مواضع

اوچین ثلاث اور یہاں تک
 کہ مفسر انجیل جمعوا بین
 دو امور کے لئے تحقیق وہ
 آیت ہے جو کہتا ہے تاویلات
 فاسدہ اور جسے نکالتے لفظ

۷۵

فی باب اولیٰ قول اللہ
 فاسدہ کے من بعد مواضع
 کے اشارہ ہے مواضع
 اور اس کی تائید ہے مواضع
 کے لکھا گیا ہے مواضع

حمد خداوند عالم کی کیا یاقوت اس فرہن نارسا کی کیا طاقت لغت
رسول مقبول کیونکر ادا کرے بندہ بولغفلول پس مناسب ہے کہ
مطلب آویں اور شدہ تازہ اہل اسلام کو سناومی کہ انون
مین حضرت ابلیغ البلیغ فصیح الفصحا جامع معقول و منقول حاو
فروع و اصول مولانا و بالفضل اولانا جناب ابی عبد الرحمن رضا

چھٹی خوابت میں میں چھوٹے
 معبود کہ راہ دکھائی دیا
 اگلیات کر رہا تھیں چاہ کیا
 فقر آئےد پہچان چھوٹے چاہ کیا
 علیہ وسلم کو اور تمہیں نہ
 رہیں والا تھے میری کہ
 رہتی اور میں اور کہیں
 زمانہ اور خدا چھوٹے
 بل ایک اور سلام ہے

فیروز کے لئے کتابت المون
 کوپس ندی بانو فیروز بلب
 فیروز کے لئے کتابت المون
 وہ جو نہیں ہے اس سے اور
 عین جہاد کے لئے اس سے
 اور نہ جہاد کے لئے اس سے

شجره تیره از دانه بسم که در آن است و هر دانه در دانه است و هر دانه در دانه است

مذللہ عالی جرنیل نے کتاب تطاب و تفسیر مفسر تورت

و انجیل جناب سید احمد خاں صاحب صدر الصدور کے تصنیف کی

ہے عجب داد و فصاحتِ بلاغت دی ہے۔ و تحقیق احاطہ علم

دین کا منصب یا - قالبِ فسرده و نیداری کا جلایا - کس کس

طرح مصنف تفسیر کو قایل کیا در حقیقت شمشیر بر منہ تقریر بنط

مے سبھل کیا سلام میں اس کتاب سی جیسا اندھیر اور قوت

مواوہی طرح روشنی اس شمس منیر سے نور علی نور مواللہ

خلده وابدہ علی رؤس الطالبین آمین ثم آمین رب العالمین

الحمد لله الذي جعلنا منكم امة مستطارة بالجمال استدلالات احمد خا نصيب من كرم جوده

موصوف نے انا تحریف معنوی میں پیش کئے ہیں حسب فرمائش جناب مولیٰ محمد علی

صدق سر کو بیڈا لکھا
طبع فاروقی ملی میں تاہم راجست

مخبر حضرت کبریا عن نفع شاکل مشکک خاتم سوک تاخ مفتیم جادی الاول

قطب تارنخ خاتم لوی محمد اکبر خان صاحب کلمہ المنان

تحقیق حبیبی ہوئی بذریعہ شرح سید احمد خاں کی یہ تاریخ ہے بہر سید کو اول انصاریک اب حبیبی ہوئی بذریعہ

صحت نامۃ الیف فی اثبات التحریر

صفحہ	مسلط	مجمع	مسلط	صفحہ
۱	بحر	بحر	بحر	۱
۱۳	جر	جر	جر	۱۳
۱۴	شعر و مفاسد	شعر و مفاسد	شعر و مفاسد	۱۴
۱۵	لا یضیع	لا یضیع	لا یضیع	۱۵
۱۶	بمادة	بمادة	بمادة	۱۶
۱۷	بمادایا	بمادایا	بمادایا	۱۷
۱۸	بقراءة	بقراءة	بقراءة	۱۸
۱۹	بگویند	بگویند	بگویند	۱۹
۲۰	کتاب	کتاب	کتاب	۲۰
۲۱	امتیون	امتیون	امتیون	۲۱
۲۲	مکتک	مکتک	مکتک	۲۲
۲۳	رسول	رسول اللہ	رسول	۲۳
۲۴	بمعی	بمعی	بمعی	۲۴
۲۵	مکرمنا	مکرمنا	مکرمنا	۲۵
۲۶	یقین	یقین	یقین	۲۶
۲۷	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۲۷
۲۸	تغیر	تغیر	تغیر	۲۸
۲۹	بدلو	بدلو	بدلو	۲۹
۳۰	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۳۰
۳۱	عرف	عرف	عرف	۳۱
۳۲	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۳۲
۳۳	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۳۳
۳۴	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۳۴
۳۵	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۳۵
۳۶	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۳۶
۳۷	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۳۷
۳۸	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۳۸
۳۹	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۳۹
۴۰	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۴۰
۴۱	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۴۱
۴۲	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۴۲
۴۳	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۴۳
۴۴	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۴۴
۴۵	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۴۵
۴۶	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۴۶
۴۷	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۴۷
۴۸	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۴۸
۴۹	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۴۹
۵۰	بکرمنا	بکرمنا	بکرمنا	۵۰

منہی تحریر لکھنا کہ اس میں کوئی تبدیلی نہ ہو

مصحف	مصحف	مصحف	مصحف
المنزل	المنزل	المنزل	المنزل
٢١	٢١	٢١	٢١
٢٢	٢٢	٢٢	٢٢
٢٣	٢٣	٢٣	٢٣
٢٤	٢٤	٢٤	٢٤
٢٥	٢٥	٢٥	٢٥
٢٦	٢٦	٢٦	٢٦
٢٧	٢٧	٢٧	٢٧
٢٨	٢٨	٢٨	٢٨
٢٩	٢٩	٢٩	٢٩
٣٠	٣٠	٣٠	٣٠
٣١	٣١	٣١	٣١
٣٢	٣٢	٣٢	٣٢
٣٣	٣٣	٣٣	٣٣
٣٤	٣٤	٣٤	٣٤
٣٥	٣٥	٣٥	٣٥
٣٦	٣٦	٣٦	٣٦
٣٧	٣٧	٣٧	٣٧
٣٨	٣٨	٣٨	٣٨
٣٩	٣٩	٣٩	٣٩
٤٠	٤٠	٤٠	٤٠
٤١	٤١	٤١	٤١
٤٢	٤٢	٤٢	٤٢
٤٣	٤٣	٤٣	٤٣
٤٤	٤٤	٤٤	٤٤
٤٥	٤٥	٤٥	٤٥
٤٦	٤٦	٤٦	٤٦
٤٧	٤٧	٤٧	٤٧
٤٨	٤٨	٤٨	٤٨
٤٩	٤٩	٤٩	٤٩
٥٠	٥٠	٥٠	٥٠
٥١	٥١	٥١	٥١
٥٢	٥٢	٥٢	٥٢
٥٣	٥٣	٥٣	٥٣
٥٤	٥٤	٥٤	٥٤
٥٥	٥٥	٥٥	٥٥
٥٦	٥٦	٥٦	٥٦
٥٧	٥٧	٥٧	٥٧
٥٨	٥٨	٥٨	٥٨
٥٩	٥٩	٥٩	٥٩
٦٠	٦٠	٦٠	٦٠
٦١	٦١	٦١	٦١
٦٢	٦٢	٦٢	٦٢
٦٣	٦٣	٦٣	٦٣
٦٤	٦٤	٦٤	٦٤
٦٥	٦٥	٦٥	٦٥
٦٦	٦٦	٦٦	٦٦
٦٧	٦٧	٦٧	٦٧
٦٨	٦٨	٦٨	٦٨
٦٩	٦٩	٦٩	٦٩
٧٠	٧٠	٧٠	٧٠
٧١	٧١	٧١	٧١
٧٢	٧٢	٧٢	٧٢
٧٣	٧٣	٧٣	٧٣
٧٤	٧٤	٧٤	٧٤
٧٥	٧٥	٧٥	٧٥
٧٦	٧٦	٧٦	٧٦
٧٧	٧٧	٧٧	٧٧
٧٨	٧٨	٧٨	٧٨
٧٩	٧٩	٧٩	٧٩
٨٠	٨٠	٨٠	٨٠
٨١	٨١	٨١	٨١
٨٢	٨٢	٨٢	٨٢
٨٣	٨٣	٨٣	٨٣
٨٤	٨٤	٨٤	٨٤
٨٥	٨٥	٨٥	٨٥
٨٦	٨٦	٨٦	٨٦
٨٧	٨٧	٨٧	٨٧
٨٨	٨٨	٨٨	٨٨
٨٩	٨٩	٨٩	٨٩
٩٠	٩٠	٩٠	٩٠
٩١	٩١	٩١	٩١
٩٢	٩٢	٩٢	٩٢
٩٣	٩٣	٩٣	٩٣
٩٤	٩٤	٩٤	٩٤
٩٥	٩٥	٩٥	٩٥
٩٦	٩٦	٩٦	٩٦
٩٧	٩٧	٩٧	٩٧
٩٨	٩٨	٩٨	٩٨
٩٩	٩٩	٩٩	٩٩
١٠٠	١٠٠	١٠٠	١٠٠

۱۰	۶۱	ساختے	صیغہ	۳	۱۱	ساتھ قول	صیغہ	ساتھ کتا بناری کے ساتھ قول
۱	۶۲	لبس	لبس	۲۱	۱۲	فاسد	فاسد	فاسد
۹	۶۳	کھنجر	کھنجر	۱۹	۱۳	اور ہے جو	اور ہے جو	اگرچہ
۲	۶۴	کینٹ	کینٹ	۷	۱۴	عبدالسلام کے	عبدالسلام کے	عبدالسلام سے
۱۳	۶۵	نخت بین	نخت بین	۳۰	۱۵	بہار	بہار	بہاروں
۱۳	۶۶	بھینہ	بھینہ	۱۲	۱۶	ساتھ اللہ کے	ساتھ اللہ کے	ساتھ اللہ کے اور
۲	۶۷	موقن	موقن	۲۹	۱۷	قنین بین	قنین بین	قنین
		عن مواضع	عن مواضع	۷	۱۸	باب ہے	باب ہے	باب
		من بعد مواضع علی ما یزال	من بعد مواضع علی ما یزال	۱۲	۱۹	اور اختلاف	اور اختلاف	یا اختلاف
		ازالۃ عن مواضع الی	ازالۃ عن مواضع الی	۲۲	۲۰	کامل عقل ہی وہ	کامل عقل ہی وہ	کامل عقل سے اور وہ
۹	۶۸	مختصرہ در کوہ	مختصرہ در کوہ	۱۱	۲۱	اور اس حفظ کی	اور اس حفظ کی	اور اس پر
۱۰	۶۹	مختصرہ در کوہ	مختصرہ در کوہ	۲۴	۲۲	اور	اور	اور
		تمام شد صحت	تمام شد صحت	۲۵	۲۳	ہے اور	ہے اور	اور ہے
		صحت نامہ حایب	صحت نامہ حایب	۱۷	۲۴	اپنی کے	اپنی کے	اور سیکے
		برکت والا	برکت والا	۲۲	۲۵	لفضان	لفضان	لبس نقصان کے
۸	۷۰	اور اسے	اور اسے	۲۲	۲۶	وہ	وہ	اور ہے
۱۳	۷۱	ہمکو	ہمکو	۲۴	۲۷	اسطی	اسطی	واسطے
۱۶	۷۲	کلام کیا	کلام کیا	۳۵	۲۸	ہی بین	ہی بین	بین بین
۷	۷۳	پس تحقیق میں تباہوں	پس تحقیق میں تباہوں	۳۶	۲۹	محدث	محدث	کہ محدث
۱۲	۷۴	لکھن میں	لکھن میں	۳۳	۳۰	سینے سے	سینے سے	ساعتی اور وہ باغیت ہو
۲	۷۵	خطاب	خطاب	۱۱	۳۱	بجھو	بجھو	بجھو
۲۲	۷۶	غصہ سی	غصہ سی	۱۲	۳۲	لیفنے	لیفنے	لبس
۱۳	۷۷	برکت والا	برکت والا	۱۸	۳۳	صحت	صحت	صحت
۵	۷۸	رسولوں سے	رسولوں سے	۲۴	۳۴	کلام کا جہاں کی	کلام کا جہاں کی	کلام کا جہاں کی
۳	۷۹	کرے ہم	کرے ہم	۲۲	۳۵	اللہ میں ہے	اللہ میں ہے	اللہ میں ہے
۲	۸۰	کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۲۴	۳۶	سی	سی	کہ سی
۱۵	۸۱	خیر انکار کے	خیر انکار کے	۲۶	۳۷	جب کہا	جب کہا	کہ جب کہا
۱	۸۲	کہ کافروں	کہ کافروں	۴	۳۸	باسل دئے	باسل دئے	باسل
۵	۸۳	بعضی اونی کا	بعضی اونی کا	۲۴	۳۹	کہا اوکو	کہا اوکو	کہ وہ جہاں کہ کہا
۱۱	۸۴	کتہ بین	کتہ بین	۵	۴۰	احدا قولین	احدا قولین	احدا قولین
۲۴	۸۵	شریعت کی	شریعت کی	۱۳	۴۱	منصرع	منصرع	اور منصرع
۱	۸۶	ماثریدے	ماثریدے	۲۰	۴۲	اور سیکے دل میں ہی	اور سیکے دل میں ہی	اور سیکے دل میں ہی

۳۱	ابن عباس کے	۱۶۸	سوال کر کے ہر آدمی	سوال کر کے اونکے سے	۳۱
۳۲	جائزہ تو نامید کا	۲۹	اور چہا تہی ہونے	اور مت چہا و	۳۲
۳۳	سانہ پیش راہ میں	۲۰	جواز بعض کو	اور جواز بعض کے	۳۳
۳۴	یہ نہیں ہے	۱۲	اونکے کا	اونکے کا	۳۴
۳۵	اونکے نقل	۲۹	ملنے	ملنے	۳۵
۳۶	ریعہ	۸	تلبس	تلبسون	۳۶
۳۷	اور کتنا اول کا	۲۸	اس واسطے	اس واسطے	۳۷
۳۸	سرفا	۴۹	تفسیر	تفسیر	۳۸
۳۹	زمانہ اس میں	۹	خواہش	کہ خواہش	۳۹
۴۰	واسطے	۱۲	یقین کی گئے	کہ وہ لایق ہے	۴۰
۴۱	اور اگرچہ سند دہی	۱۹	اوس جگہ عن ہواضہ	اس جگہ عن ہواضہ اور	۴۱
۴۲	زبانیں	۱۹	واجب	ماذہ بینین ابو ہریرہ اور	۴۲
۴۳	بھی کہ	۱۹	چیز کہ بیان کیا بھی زائل	کر کے اوس کی سی جگہ	۴۳
۴۴	کے	۳۱	سے کہ واجب	کر دیا	۴۴
۴۵	الک جیا	۵	کر دیا	کر دیا	۴۵
۴۶	اور ابن عمرو	۴	تمام شدت نا حاشیہ لایف	فی اثبات التحریف	۴۶
۴۷	کتاب منزل کی اور ہوس	۱۱			۴۷
۴۸	چیز کہ تعریف کی اوکی	۱۳			۴۸
۴۹	کرن و کوئی ہوس	۱۳			۴۹
۵۰	تاکید ہی و طاعتی سبق کی	۱۹			۵۰
۵۱	اور وہ بین کی لہد کے	۱۹			۵۱
۵۲	پاس سے کتاب سی	۱۳			۵۲
۵۳	تاکید بعد تاکید ہی	۱۳			۵۳
۵۴	اونکی کہ قصد کرنا ہے	۱۳			۵۴
۵۵	بین اور جھوٹ کی	۱۳			۵۵
۵۶	ریعہ	۳			۵۶
۵۷	کہ استہونی بین	۲۱			۵۷
۵۸	ابن ہاشم نے زہب	۲			۵۸
۵۹	قول اوس کا	۱۰			۵۹
۶۰	ابن خزیلی ہی اس کا	۲			۶۰





